Vol. II
No. 14

Monday,
28th September, 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday, 28th September 1953.

The House met at Half Past Two of the Clock

[*Mr. Speaker in the Chair.*]

Questions and Answers

(See Part I)

Business of the House

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - (اپا گوڑہ) - مسٹر اسپیکر - ٹیننسی کے سسلہ میں امنڈمنٹس پیش کرنے کے لئے جو وقت دیا گیا ہے ہمارا تجربہ ہے کہ اس وقت میں امنڈمنٹس نہیں دئے جا سکے - وہ کلازس جن میں امنڈمنٹس دئے گئے ہیں وہ تین چار روز میں آئینگے لہذا ۵ - اکتوبر تک امنڈمنٹس کے لئے وقت بڑھا دیا جائے تو مناسب ہے یا اگر یہ اجازت دیجاسکتی ہے تو دیجائے کہ جیسے جیسے جو کلازس آتے جائیں ان میں امنڈمنٹس کے لئے دو دن دئے جائیں -

مسٹر اسپیکر - سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو پیش ہوئے بہت دن ہوچکے ہیں اور کافی وقت مل چکا ہے اسکے بعد میں نے کہا تھا کہ یہ مسئلہ ۲۵ تاریخ کو لیا جائیگا لیکن اس میں پھر اضافہ ہوگیا اور ۲۸ - تاریخ کو لینا طے پایا - اسکے باوجود پھر اب یہ کہا جاتا ہے کہ اور مزید مہلت ملنی چاہئے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس حد تک درست ہوسکتا ہے - یہ چیز آفس کے لئے بھی دشواری کا باعث ہوگی - چونکہ جو امنڈمنٹس آتے ہیں انکو اسکروٹینائیز (Scrutinise) کرنے کا موقع آفس کو ملنا چاہئے - قطعی فیصلہ تو میں نہیں کرتا لیکن مہلت دینے کے میں خلاف ہوں - البتہ خاص صورتوں میں اگر ضرورت ہو تو اوس وقت دیکھا جائیگا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - چونکہ مسلسل نئے بلس ہاؤس میں پیش ہوتے رہتے ہیں اسلئے سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کی چھان بین کرتے ہوئے امنڈمنٹس پیش کرنے کے لئے فرصت کا وقت نہیں ملتا ہے - حکومت کے خاص طریقوں کی وجہ سے یہ مجبوری پیش آتی ہے -

مسٹر اسپیکر - لیکن یہ رپورٹ تو بہت پہلے سے ہی دیگئی ہے اس رپورٹ کے متعلق ایسا نہیں کہا جاسکتا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - هاؤز کے کام کو نہ روکتے ہوئے جتنا وقت دیا جاسکتا ہے دیا جائے تو مناسب ہے میرا یہ سجیشن (Suggestion) ہے -

شری اناجی راؤ گوانے (پربھنی) اس میں تکلیف یہ ہوگی کہ ہم نے ایک امنڈمنٹ دیا اور اسکے لحاظ سے دوسرے امنڈمنٹس پیش کئے گئے اور فرض کیجئے کہ پہلا امنڈمنٹ جو ہم نے دیا تھا وہ پاس نہیں ہوا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرے امنڈمنٹس جو اوس پہلے امنڈمنٹ کے مد نظر پیش کئے گئے تھے بیکار ہوجائینگے ایسی صورت میں کیا ہوگا ؟ پھر ھمکو موقع نہیں رهیگا ۔ چنانچہ لینڈ امپرومنٹ بل (Land Improve-ment Bill) کے وقت بھی یہی ہوا ۔ میں نے ایک پروویژن کے تحت ایک امنڈمنٹ دیا وہ منظور نہ ہوا تو میں دوبارہ دوسرا امنڈمنٹ نہ دے سکا ۔ مثال کےطور پر میں کہونگا کہ سکشن ہ ہے جس میں فیملی ہولڈنگ کا سوال آتا ہے ۔ اگر اس میں ہم ایک پروپوزل کے تحت کچھ امنڈمنٹس لائیں اور اگر وہ امنڈمنٹس منظور نہ ہوں تو بعد کے سب امنڈمنٹس جو اس امنڈمنٹ کو ملحوظ رکھکر لائے گئے تھے غلط ہو جائینگے۔ اس لحاظ سے ....

مسٹر اسپیکر ۔ آپ امنڈمنٹ پر امنڈمنٹ بھی تو لاسکتے ہیں ۔

شری اناجی راؤ گوانے۔ لیکن اس میں کنسسٹنسی (Inconsistency) پیدا ہوجاتی ہے ۔۔ فرض کیا جائے کہ ہم فیملی ہولڈنگ کے بیسس پر امنڈمنٹ رکھتے ہیں لیکن اگر انکم (Income) یا ریونیو بیسس (Revenue basis) پر امنڈمنٹ پیش ہوتو سابقہ امنڈمنٹ غلط ہو جاتا ہے ۔

چیف منسٹر (شری بی ۔رام کشن راؤ) آپ آلٹرنیٹیو (Alternative) امنڈمنٹ پیش کرسکتے ہیں ۔ اگر ایک آنریبل ممبر ایک بیسس پر امنڈمنٹ دیں تو دوسرے آنریبل ممبر دوسرے بیسس (Basis) پر امنڈمنٹ پیش کرسکتے ہیں ۔

شری جی ۔ راجہ رام (آرمور) ۔ ھمیں معلوم نہیں ہوتا کہ گورنمنٹ کی جانب سے وقتاً فوقتاً کونسے امنڈمنٹس پیش ہوتے ہیں ۔ بعض وقت تبدیلی کی جاکر عین وقت پر گورنمنٹ کی جانب سے امنڈمنٹس پیش ہوتے ہیں اور ہم اس کا تصفیہ نہیں کرسکتے کہ آیا یہ امنڈمنٹ قبول کرنے کے قابل ہے یا نہیں ۔

श्री. गोपीडी गंगारेड्डी :— (निर्मल-आम)

हमे जो बिल तकसीम किये गये हैं अुसमें कुटुंब क्षेत्र का लफ्ज अिस्तमाल किया गया है और अुसी नाम से हम ने अपने अमेंडमेंट्स दिये हैं। अिसी नाम से हमने तरमीम दी है। तो अिस नाम से हमने जो अमेंडमेंटस दिये हैं अुसका क्या होगा ?

مسٹر اسپیکر ۔ اس کا جو قانونی اثر ہوگا وہ ہوگا ۔

Shall we now take up the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill or shall we complete the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill ? I don't think, we will be able to complete the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill by 5 O'clock today, So, we shall take up the Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill.

Shri G. Rajaram : Sir, it would be better if we finish the Abkari (Amendment) Bill today, and we can have general discussion over the Tenancy Bill tomorrow, so that we can sit continuously over that Bill.

مسٹر اسپیکر - آپ غور کیجئے - ایک طرف کہا جاتا ہے کہ اس بل کے لئے زیادہ وقت ملنا چاہئے - میں اس کو تسلیم کرتا ہوں - چنانچہ گزشتہ مرتبہ میں نے یہی کہا تھا - اب یہ کہا جا رہا ہے کہ آبکاری بل لے لیا جائے - اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ٹیننسی بل پر ڈسکشن کے لئے جو لمٹ لگائی گئی ہے وہ ختم ہو جائیگی - اس وجہ سے آج آٹھ بجے تک ٹیننسی بل پر جنرل ڈسکشن ختم کردیا جائے - کل سے امنڈمنٹس لئے جائینگے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کل نان آفیشل ڈے (Non-official day) ہے -

مسٹر اسپیکر - کل سے مراد نیکسٹ آفیشل ورکنگ ڈے (Next official working day) ہے - نان آفیشل ڈے تو تبدیل نہیں کیا جاسکتا .. اس وجہ سے آئٹم نمبر (۲) ...

Shri V. D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, the Leader of the House was trying to throw some light on this issue. Personally, I feel that one day will not be enough for general discussion. We will be interested to know what the Leader of the House feels in this regard.

Mr. Speaker : Has the Chief Minister got anything to say?

Shri B. Ramakrishna Rao : .Sir, I just wanted to draw your attention to the fact that ....

Mr. Speaker : Why not in Hindi ?

شری بی رام کشن راؤ - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہاؤس اسکو پسند کرے اور مسٹر ڈپٹی اسپیکر صاحب بھی اجازت دیں تو نان آفیشل ڈے کل کی بجائے پرسوں رکھا جاسکتا ہے .. اور آج اور کل ٹیننسی بل پر جنرل ڈسکشن ہوسکتا ہے .. ایسی صورت میں سہولت ہوگی .. اگر ایسا نہ ہو اور جنرل ڈسکشن بھی پورا نہ ہوسکے تو پھر میرے لئے بھی دقت رہیگی .. کیونکہ میں ۳۰ تاریخ کو یہاں نہیں رہونگا - اور اسکے بعد شائد چار دن کی تعطیلات بھی ہیں -

مسٹر اسپیکر - چار دن کی تعطیلات کہاں ہیں -

شری بی - رام کشن راؤ - ممکن ہے تین دن ہونگے لیکن میں نے سنا ہے کہ اس ہاؤس کے کچھ ممبروں نے مسٹر اسپیکر صاحب کے پاس درخواست پیش کی ہے کہ فرسٹ اکٹوبر کو ہاؤس کام نہ کرے - اگر یہ درخواست منظور ہو تو پھر چار دن کے تعطیلات ہونگے -

مسٹر اسپیکر - گورنمنٹ کے پاس بھی تو درخواست دیگئی ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ فرسٹ اکٹوبر کو پبلک ہالی ڈے (Public holiday) ڈیکلیر (Declare) کی جائے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - گورنمنٹ نے تصفیہ نہیں کیا ہے - اور اسکے علاوہ هاؤز کا کام جو ریگولیٹ هوتا ہے وہ عالیجناب اسپیکر صاحب کے حکم سے هوتا ہے - گورنمنٹ کا تصفیہ اس کے لئے بائنڈنگ (Binding) نہیں ہے - اگر فرسٹ اکٹوبر کو کام بند رکھا جاتا ہے تو چار دن هو جاتے هیں - بهر حال تین دن تو هوتے هی هیں - اس وجہ سے میں اس کے لئے دو آلٹرنیٹیوز سجسٹ کرتا هوں - اگر جنرل ڈسکشن کنٹینیو (Continue) رکھا جاتا ہے تو پھر نان آفیشیل ڈے ۳۰ کو رکھا جائے اور جیسا کہ عالیجناب کا ارادہ ہے ٹیننسی بل پر ڈسکشن ختم کیا جاسکتا ہے ورنہ میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ آج آبکاری امنڈمنٹ بل لے لیا جائے اور بعد میں ٹیننسی بل پر ڈسکشن وتھ آوٹ بریک (Without break) جاری رکھا جائے اسکے علاوہ آج آدھ گھنٹے کے لئے بزنس کمیٹی (Business Committee) بھی بلالی جائے تو مناسب ہے تا کہ فیوچر کا پروگرام طے هوسکے - لہذا ۳۰ ستمبر کو نان آفیشیل ڈے رکھا جائے تو جنرل ڈسکشن ختم کرلیا جاسکتا ہے - اگر هاؤز اس پر راضی هو تو ایسا هو سکتا ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - چونکہ بعض آنریبل ممبرس ۳۰ تاریخ کو کرنول جانا چاهتے هیں اس لئے ۳۰ تاریخ کو نان آفیشیل ڈے رکھا جائے تو اس پر ڈسکشن نہیں هوسکے گا - اس وجہ سے یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ آج آبکاری بل لیا جاسکتا ہے اور بزنس کمیٹی میں اس کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے -

مسٹر اسپیکر - میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے اس میں کوئی عذر نہیں ہے - لیکن بعد میں میں یہ شکایت قبول نہیں کرسکتا کہ همکو کافی مہلت نہیں ملی - پرسوں کا دن اور آج کا دن میں ٹیننسی بل کے لئے دینا چاهتا تھا - لیکن اگر هؤس کی یہ رائے نہ هو تو میں کچھ نہیں کرسکتا - خیر هم آبکاری ایکٹ سے متعلق امنڈمنٹ بل ختم کرلینگے پھر بعد میں دیکھینگے کہ بزنس کمیٹی کیا فیصلہ کرتی ہے -

L.A. Bill No. XIX of 1953, the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953.

منسٹر فار اکسائز، فاریسٹس، کسٹمس اینڈ ریوینیو (شری کے - وی - رنگا ریڈی)
مسٹر اسپیکر - سب دفعہ ۱۳ (الف) اور ۱۳ (ب) میں جو ترمیمات پیش کی گئی هیں ان کے متعلق بعض معزز ممبران نے تقریریں کی هیں - میں دفعہ ۱۳ الف اور ۱۳ - ب

مضمون پڑھ کر سنانے والا تھا کہ وقت ختم ہوگیا - ان دفعات کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہوگا کہ کسی پٹہ دار یا قولدار پر ذمہ داری اوس وقت عائد ہوتی ہے جبکہ تراشنے والے کا پٹہ نہ ہو - جب تراشنے والے کا پتہ مل جاتا ہے تو پٹہ دار اور قولدار پر ذمہ داری نہیں آتی - (ب) میں جہاں رقم حق مالکانہ تحصیل میں جمع کرنے کے لئے احکام ہیں اوس میں یہ توضیح ترمیم کے طور پر پیش کی گئی ہے کہ زر مالگزاری میں یہ رقم مجرا دیجانی چاہئے - یہ توضیح اس میں اضافہ نہیں کی جاسکتی - جو رقم پٹہ دار کو ملتی ہے اس میں صرف پٹہ دار کا ہی حق نہیں ہوتا بلکہ مختلف حصہ داروں کا بھی ہوتا ہے - یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ درخت خود رو ہیں یا کسی کے لگائے ہوئے ہیں - اگر درخت خود رو ہیں تو دو ثلث حصہ قولدار کو ملتا ہے اور ایک ثلث حصہ پٹہ دار کو ملتا ہے - پٹہ دار کے شکمیدار یا حصہ دار ہوں تو ان کو بلحاظ حصہ رسدی حصہ ملتا ہے خواہ درخت خود رو ہوں یا نصب کردہ - اس لئے کسی پٹہ دار کو ایسی رقم مالگزاری میں مجرا دینے سے مقصد پورا نہیں ہوتا - اس کے متعلق تختہ جات مرتب کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ آیا درخت خود رو ہیں یا لگائے ہوئے ہیں - اس پٹہ دار کے کتنے حصہ دار یا شکمیدار ہیں وغیرہ وغیرہ - یہ چیزیں معلوم کرنی پڑتی ہیں اور ان کے معلوم ہونے کے بعد ہی اس کا تعین ہوسکتا ہے کہ کس کو کتنی رقم دیجانی چاہئے - اگر مالگزاری کی رقم میں مجرا دینے کے الفاظ قبول کرلئے جائیں تو پھر پٹہ دار کے شکمیدار اور حصہ دار محروم ہو جائینگے - اس واسطے یہ ترمیم قبول نہیں کی جاسکتی - اس ترمیم کے سلسلہ میں متعدد چیزیں کہی گئی ہیں - ایک تو یہ کہا گیا کہ موجودہ حکومت ملک کو برباد کر رہی ہے - یہ حکومت کمزور حکومت ہے - آبکاری کے سب عہدہ دار رشوت لے رہے ہیں - ایک صاحب نے یہ بھی کہا کہ ”آبکاری اندھیری،، اور ” مالگزاری عمر گزاری ،، ہے - ایک صاحب نے یہ کہا کہ آبکاری کے منسٹر صاحب کو دیہات کا تجربہ نہیں ہے - اسلئے قانون آبکاری میں ایسی ترمیمات لائی گئی ہیں - ایک اور صاحب نے کہا کہ ضمانت بھی لیجاتی ہے جب ٹری ٹیکس کی رقم پیشگی وصول کرتے ہیں تو پھر اس دفعہ میں اس ترمیم کی ضرورت نہیں تھی - ایک دوسرے آنریبل ممبر نے فرمایا کہ باوجودیکہ قولداروں کو عام نہیں ہوتا مگر زبردستی حکومت اون سے ٹری ٹیکس وصول کرتی ہے جو ظلم ہے - یہ بھی کہا گیا کہ ہر سشن میں آبکاری ایکٹ میں ترمیمات لائی جاتی ہیں اسلئے ایسی ترمیمات کی اجازت نہ ہونی چاہئے وغیرہ - لیکن جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ منظور کرنی چاہئے یا نہ کرنی چاہئے اون کے بیانات اس امر سے متعلق نہیں ہیں بلکہ ہاؤز کو متاثر کرنے کے لئے یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں - اسلئے ان چیزوں کا جواب دینے کی ضرورت ہوگی - آبکاری کے انسپکٹران کے منجملہ خاص طور پر پرتاپ ریڈی صاحب سب انسپکٹر کا نام لیکر کہا گیا کہ وہ رشوت لینے کے عادی ہیں اسلئے اس قسم کی ترمیمات سے انسپکٹران آبکاری کو رشوت لینے کا موقع ملتا ہے - اسکے متعلق میں اتنا کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ ہمارے آنریبل ممبران میں سے ایک صاحب

نے اس کے متعلق شکایت کی میں نے اس کی تحقیقات کے متعلق حکم دیا کہ آنریبل ممبر کو اطلاع دیکر اون کے مقابلہ میں تحقیقات کی جائے ۔ لیکن جب تحقیقات کے لئے عہدہ دار مقام پر گئے تو باوجود اطلاع کے اس تحقیقات میں حصہ لینے سے انکار کیا گیا ۔ اسکے بعد حتی الامکان میں نے کوشش کی کہ ان شکایتوں کی اصلیت معلوم کی جائے ۔ لیکن میری کوششوں کے باوجود کوئی شہادت پرتاپ ریڈی کے خلاف نہیں ملی ۔ اس پر میں نے ہوم منسٹر صاحب کو لکھا کہ یہ شخص خطرناک عہدہ دار بیان کیا جاتا ہے اس لئے خفیہ سے اسکی تحقیقات کرائی جائے ۔ خفیہ سے رپورٹ آئی کہ انکے مقابلہ میں کوئی شہادت نہیں ملی ۔ بغیر کسی شہادت کے ہم کسی شخص کو سزا نہیں دے سکتے۔ اس وجہ سے انکے خلاف جو کارروائی تھی وہ ختم کی گئی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر کو کچھ مغالطہ ہوا ہے ۔ ان کا تحقیقات کے وقت ہی ورنگل سے تبادلہ کردیا گیا اور اب شاید وہ محبوب نگر رینج پر ہیں ۔

اس بل کے متعلق ایک چیز یہ کہی گئی ہے کہ موجودہ حکومت ملک کو برباد کر رہی ہے اور یہ ترمیم کاشتکاروں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے ۔ میں یہ نہیں کہنا چاہتا تھا لیکن اسکے جواب میں کہنے پر مجبور ہوں کہ کونسی حکومت ملک کو برباد کر رہی ہے ۔ سب جانتے ہیں کہ اخباروں میں تلنگانہ میں دو ہزار دیہات پر ایک حکومت قائم ہونے کی خبر شائع ہوئی تھی ۔ اگرچہ کہ وہ حقیقت میں قائم نہیں ہوئی لیکن وہاں ایک دھشت پھیلی ہوئی تھی ۔ قتل و خون اور غارت گری کا ایک چرچا ہو رہا تھا ۔ کوئی شخص امن کے ساتھ اپنے مکان میں نہیں رہ سکتا تھا ۔ اگر وہ حکومت قائم رہتی تو کیا ہوتا معلوم نہیں ۔ یہ تو موجودہ حکومت ہی کا نتیجہ ہے کہ تمام لوگ اپنے اپنے گھروں میں آرام کی نیند لیتے ہیں اور ہمارے آنریبل ممبرس کو ایوان میں اطمینان سے بیٹھکر حکومت پر نکتہ چینی کرنے کا موقع ملا ہے ۔ اسکے باوجود یہ کہنا کہ موجودہ حکومت برباد کر رہی ہے حقیقت کے خلاف ہے ۔ میں تو یہ کہونگا کہ موجودہ حکومت کی بدولت ہی ملک میں امن قائم ہے اور موجودہ حکومت کی بدولت ہی ترقی ہو رہی ہے ۔ میں آنریبل ممبرس سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دفعہ ۱۳ الف اور ب میں وہ کونسی چیز ہے جس سے ملک برباد ہوتا ہے ۔ اس میں تو یہ بتلایا گیا ہے کہ اگر کوئی بلا نمبر اندازی کے درخت تراشے تو ہم ٹری ٹیکس (Tree Tax) وصول کرینگے ۔ قولدار اور پٹے دار کو درخت تراشے جانیکی اطلاع نہ ہو تو پٹہ دار یا قولدار سے رقم وصول نہیں کی جائیگی ۔ تراشنے کی ساڑھے چار مہینے کی مدت ہے ۔ اس مدت میں وہ اطلاع دے تو اس پر کوئی ذمہ داری نہیں رہتی ۔ پٹہ دار کو فی روپیہ چار آنے ملتے ہیں اور سرکار کو ۱۲ آنے ۔ اور اگر ۱۰ آنے ۸ پائی قولدار کو ملتے ہیں تو پٹہ دار کو ۵ آنے ۴ پائی ملتے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ کیا آنریبل منسٹر اور زیادہ وقت لینگے ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - مجھے تمام مباحث کا جواب دینا ہے -

مسٹر اسپیکر - اب ۴ بجکر ۳۵ منٹ ہوئے ہیں - ہم پھر ۵ - ۵ بجے ملینگے -

The House then adjourned for recess till Five Minutes Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Five Minutes Past Five of the Clock.

[*Mr. Deputy Speaker in the Chair*].

(As there was no quorum the Deputy Speaker the bell was rung once again.)

Mr. Deputy Speaker : Shri Rangareddy, Minister for Excise.

Shri M. Buchiah (Sirpur) : There is no quorum even now Sir.

Shri V. D. Deshpande : The hon. Minister has just completed the quorum.

Mr. Deputy Speaker : There is quorum ; we shall proceed with the discussion.

L.A. Bili No. XIX of 1954, the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953

شری کے - وی - رنگا ریڈی - مسٹر اسپیکرسر - دفعہ ۱۳ الف اور ب میں جو ترمیم پیش کی گئی تھی اسکے متعلق میں عرض کر رہا تھا اس میں بہت سی چیزیں ایسی کہی گئی ہیں جنکا ترمیم سے کوئی تعلق نہیں ہے اسلئے میں انکا جواب دینا غیر ضروری سمجھتا ہوں - ان دفعات کے جو اثرات ہونگے وہ بیان کرکے میں اپنی تقریر ختم کردیتا ہوں - اس سے پہلے بھی میں نے کہا ہے کہ پٹہ دار یا کاشتکار پر اسکا کوئی مضر اثر پڑنے والا نہیں ہے - اگر وہ لاعلم ہوں تو بھی ان پر کوئی اثر نہیں پڑیگا -

دفعہ ۱۳ ب کی روسے رقم خزانہ میں داخل کرنے کا حکم دیا گیا ہے خواہ رقم کتنی ہی خفیف ہو یا کثیر - اسکی تائید میں بحث کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ ایک دو جھاڑوں کی رقم کے لئے بھی تحصیل میں پیروی کی زحمت اٹھانی پڑیگی اور خرچہ اصل رقم سے بھی بڑھ جائیگا - ان تمام چیزوں کو پیش نظر رکھکر ہم نے یہ انتظام کیا ہے کہ صد فیصد رقم انہیں ملے - کیونکہ سنہ ۱۳۶۱ ف کی شکایتوں سے اندازہ کیا گیا ہے کہ

۱۰ فیصد رقم انکو مل سکی ۔ اس انتظام کے لحاظ سے فیس منی آرڈر منہا کرنے کے بعد باقی روپیے مل سکینگے ۔ اسلئے میں ھاؤز سے اپیل کرتا ھوں کہ میں نے جو ترمیم پیش کی ھے اسکو قبول کرلیا جائے اور جن آنریبل ممبرس نے ترمیمات پیش کی ھیں وہ ان سے دستبردار ھوجائیں ۔

Mr. Deputy Speaker: I will now put the amendments to Clause 14 to vote. The question is :

" That for section 13-A proposed to be inserted by Clause 14 of the Bill the following be substituted namely :

" When sendhi-yielding abkari trees are tapped wihout licence, the tax due shall be recoverable from the lessee."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

" That at the end of sub-section (2) of section 13-B proposed to be inserted by clause 14 of the Bill, add the following proviso, namely :

" Provided that if the owner or/and any other person having interest in the land may get the deposit credited to the revenue assessment due on the said land, and if in this respect a share of a tenant on the land is so credited, he shall be entitled to deduct the sum so credited from the rent payable by him to the owner of the land."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

" The Clause 14 stand part of the Bill "

The motion was adopted.

Clause 14 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

" That Clauses 15 to 17 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 15 to 17 were added to the Bill

Clause 18

Shri J. Anand Rao (Sirsilla-General): I beg to move:

" That sub-section (2) of section 19-A to be inserted by Clause 18 of the Bill be omitted."

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved :

" That sub-section (2) of section 19-A proposed to be inserted by Clause 18 of the Bill be omitted."

* شری جے۔ آنند راؤ۔ مسٹر اسپیکر۔ میں نے جو ترمیم لائی ہے وہ دفعہ ۱۹ (اے) سے متعلق ہے ۔ اس دفعہ کے سب سکشن کو حذف کرنے کے لئے میں نے اپنی ترمیم پیش کی ہے ۔ دفعہ ۱۹ کے لحاظ سے ان اشخاص کے لئے جو مخصوص جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں خاص سزائیں مقرر کی گئی ہیں جو پرانے ایکٹ کی دفعات ۳۱ - ۳۲ اور ۳۴ سے تعلق رکھتی ہیں ۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جب کبھی ان دفعات کے تحت ارتکاب جرم ہوتو انکے خاطیوں کے لئے سخت سے سخت سزا تجویز کی جاتی ہے ۔ جیسے سرکاری آبکاری کا درخت کاٹا جائے یا سیندھی یا شراب ناجائز طور پر رکھے یا فروخت کرے تو ایسے شخص کو بلا حکم نامے کے گرفتار کرسکتے ہیں اور انہیں چھ ماہ کی قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا جاسکتا ہے ۔ اسی طرح اگر کوئی شخص بدنیتی سے شراب میں کوئی اور چیز ملاکر دھوکہ سے فروخت کرے تو اسکو بھی پانسو روپیہ جرمانہ اور تین ماہ قید کی سزا دیجاسکتی ہے ۔ اسی طرح دفعہ ۳۴ کے تحت کانشیسلی (Consciously) جو شراب ناجائز طور پر برآمد کی گئی ہے یا قبضہ میں ہو یا خریدی جائے تو اسکے متعلق بھی سزا دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ ایسی صورت میں خاطی کو ایک ہزار روپیہ تک جرمانہ کیا جاسکتا ہے مختصر طور پر یہ کہ جو شخص بھی جنکا میں نے تذکرہ کیا ہے کسی جرم کا ارتکاب کرے تو بلا حکم نامہ کے اسے گرفتار کرنے کا اختیار حاکم مجاز کو دیا گیا ہے اور وہ عدالت کے سامنے پیش ہونے پر مچلکہ یا ضمانت پر رہا ہوسکتا ہے ۔ اسکے علاوہ بھٹی ہو یا بار برداری ہو تو اسکی تلاشی لینے کے بھی اختیارات حاکم مجاز کو (جو بھی مقرر کیا گیا ہو) دئے گئے ہیں ۔ اس طرح خاص خاص پابندیوں کی خاص خاص صورتیں مقرر کردیگئی ہے لیکن اسکے باوجود دفعہ ۱۹ (اے) کا جو اضافہ کیا جا رہا ہے اس سے سزا میں مزید اضافہ ہو رہا ہے ۔ دفعہ ۱۹ (اے) میں اس حدتک اضافہ سے مجھے انکار نہیں ہے کہ (۱۹ - اے) جو بڑھایا گیا ہے اس سے تو میں متفق ہوں ۔ لیکن اسکے بعد ۱۹ - اے میں سکشن (۲) جو بڑھایا گیا ہے اسکے تحت گورنمنٹ کو یہ اختیار ہے کہ ناجائز شراب سیندھی یا منشی اشیاء کی درآمد میں جو بنڈی بیل گاڑی گھوڑا استعمال ہوتے ہیں انہیں بھی ضبط کرلے ۔ اسطرح سزا لامتناہی بنجاتی ہے ۔ میں آنریبل منسٹر سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ سزاؤں کو اسقدر بڑھانے کی کیوں ضرورت ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ سکشن ۱۹ کے تحت جو سزائیں دیجاتی ہیں وہ کافی ہیں ۔ کوئی شخص اسقدر بیحیا تو نہیں ہوتا کہ ضمانت اور مچلکہ پر چھوٹنے کے بعد جرمانہ یا قید کی سزا بھگتنے کے بعد بھی ایسے اعمال کرے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دفعات کے تحت بعض مخصوص لوگوں کو یا کسی خاص طبقے والوں کو لایا جائیگا ۔ اسلئے میں کہونگا کہ جو سکشن بڑھایا

جا رہا ہے میں اسکی مخالفت کرتا ہوں - میں آنریبل منسٹر سے امید کرتا ہوں کہ وہ اسکی تشریح کرینگے - میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ یہ ترمیم واپس لیں -

* **شری کے - وینکٹ رام راؤ** (چنا کنڈور)- اسپیکرسر - اس سے پہلے بھی میں گذشتہ سیٹنگ میں عرض کیا تھا کہ آنریبل منسٹر آبکاری کسی قدر جلد بازی کے ساتھ ہر سکشن میں اپنے صیغہ سے متعلق کچھ نہ کچھ ترمیمات لانے کا شوق رکھتے ہیں - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ امنڈمنٹ پیش کرتے وقت یہ دیکھنے کی زحمت گوارہ تک نہیں کی جاتی کہ آیا وہ امنڈمنٹ ان آرڈر ہے یا نہیں - اسکی ضرورت ہے بھی یا نہیں - دفعہ ۳۹ کی موجودگی میں دفعہ ۳۹ - اے کے بڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے - آنریبل ممبرس کو یاد ہوگا کہ دوسرے سشن میں ایک ایکٹ کے ذریعہ دفعہ ۳۹ کی ترمیم کی گئی تھی- اسکے باوجود - ۱۹ - اے بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے - جو غیر ضروری مہمل اور بے معنی ہے -

وجہ یہ ہے کہ " مکھی کی مھکی - میرے بھائی نے لکھی "۔ مدراس میں جیسا ہے ویسا ھی رکھدئے - اس نقل میں غلطیاں سرزد ہوئی ہیں - نقل کرنے میں ایک آدھ جگہ لفظی فرق رکھا گیا ہے - سنہ ۵۲ع کے دوسرے سشن میں ۳۹ الف کی ترمیم پیش کی گئی - دفعہ ۴۹ میں ترمیم پیش کی گئی - سابقہ دفعہ ۴۹ کو حذف کرکے ایک دفعہ ۳۹ وضع کیا گیا - وہ یہ ہے کہ

Section 39 (1): Where an offence punishable under this Act is proved to have been committed, the liquor, intoxicating drug,

اب سیندھی کا لفظ اضافہ ہوا ہے .

mowha flowers, still, utensils, implements or apparatus in respect or by means of which an offence has been committed shall be liable to confiscation by order of the Court,

(2) Any receptacle package or covering in which any of the articles, liable to confiscation under sub-section (1) is found and the other contents, if any of such receptacle, package or covering, and the animals carts vessels lorries or other conveyances used in carrying any such articles shall likewise be liable to confiscation by order of the Court."

یہاں کچھ الفاظ کا فرق ہے - اسپرٹ میں کوئی فرق نہیں ہوا ہے - دفعہ ۳۹ پر کئی مباحث ہونے کے بعد آنریبل منسٹر کی جانب سے دوپراویژو بڑھائے گئے تھے - جو یہ ہیں :-

" Provided that no such animal, cart, vessel, lorry or other conveyance shall be confiscated if the owner thereof satisfied the Court that he has exercised due care in preventing the commission of the offence,' ..

اسکے بعد ضمن (۲) یہ ہے جو اضافہ کیا گیا تھا ۔

"Provided that no order has been passed by a Court in respect of such article, or no case for trial of an offence in respect thereof has been instituted in any Court."

سکشن ۳۹ میں اب ترمیم پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ اس سلسلے میں بیل بنڈی سواری ضبط کرنے میں کسقدر انصاف یا نا انصافی ہے میں ان مباحث میں نہیں جانا چاہتا ۔ صرف یہ کہونگا کہ یہ دونوں دفعات میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ ڈرافٹنگ کرنے والے نے محض اسلئے کہ وہ مدراس کے ایکٹ میں ہے یہاں رکھدیا اور بہر طرفہ یہ کہ جو پراویزو اتنے بحث و مباحثہ کے بعد یہاں بڑھائے گئے تھے وہ ندارد ہیں ۔ اگر وہ رکھے جاتے تو ہم سمجھتے کہ نقل بھی کئے ہیں تو عقل کے ساتھ کئے ہیں ۔ یہ بحث کی جاسکتی ہے کہ ورڈ " اکسائیزیبل آرٹیکل " سیندھی کو کور (Cover) نہیں کرتا اسلئے لایا گیا ہے لیکن سکشن (۱۹) اے کے ضمن (۲) کے پراویزو کو میں ملاحظہ میں لاتا ہوں ۔

"Provided that if the article seized is sendhi or wash which is liable to speedy and natural decay ·······"

یہاں اکسائیزیبل آرٹیکلس میں سیندھی بھی داخل ہے ۔ میں آنریبل منسٹر سے ادباً استدعا کرونگا کہ وہ ۱۹ ۔ الف کو حذف کریں ۔ ورنہ ایوان کے ۱۷۰ ممبرس نے جو قانون یہاں بنایا ہے وہ بیکار متصور ہوگا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ اسکو ملحوظ رکھینگے ۔ اگر آپ ایزھیاو اٹ ۔ نوزھیاواٹ (Ayes have it—Noes have it) کے ذریعہ بل پاس کرالیں تو یہ کوئی ٹھیک بات نہوگی ۔ یہاں یہ چیز کہی جاتی ہے کہ بیل بنڈی لینے یا ضبط کرنے کا جو اختیار ہے ۱۹ ۔ کے لحاظ سے ۔ کوئی نیک نیتی ثابت کرنے کی گنجائش نہیں ہے ۔ ۳۹ میں اسکو بعض سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ دونوں دفعات میں جو تکرار آگئی ہے اسکو عدالتوں کی صوابدید پر چھوڑ دینا کہ وہ جو چاہیں تعبیر کرلیں یہ ٹھیک نہیں ۔ اس سلسلے میں آنریبل منسٹر سے عرض کرونگا کہ دفعہ ۱۹ (الف) کو حذف کرنے کی جو ترمیم لائی گئی ہے اسکو قبول کرلیں ۔ اور اس دفعہ کو نکالدیں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ اسپیکر سر ۔ دفعہ ۱۹ (الف) کے ضمن (۲) کو حذف کرنے کے لئے جو ترمیم آئی ہے اس سلسلے میں میرے لائق دوست اس کو تو تسلیم کرتے ہیں کہ ۳۹ میں جو احکام مدون کئے گئے ہیں وہ تو قائم رہینگے ۔ چنانچہ انکے متعلق کوئی ترمیم بھی پیش نہیں کی گئی ہے ......

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ میں ۱۹ کو حذف کرنے سے متعلق کہہ رہا تھا ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ میں ۳۹ کے بارے میں کہہ رہا ہوں ۔ وہ تو اپنی جگہ قائم ہے جس میں بار برداری کو ضبط کرنے کا حکم ہے ۔ دفعہ ۳۹ قائم رہتا ہے

تو ۱۹ کا رهنا بهی لازمی هے - دونوں دفعات ایک هی نوعیت کے اشیاء کو ضبط کرنے کے تعلق هیں - لیکن ۱۹ اس صورت میں متعلق هوتا هے جبکه انسپکٹر کو جرم کی اطلاع هوتی هے - وہ اسکو ضبط کر کے اعلی عہدہ دار آبکاری کے پاس پیش کرتا ہے۔ اگر خلاف ورزی ثابت نہو تو اعلی عہدہ دار چهوڑ دیتا هے - ۳۹ میں یه هے که جب کارروائی عدالت میں پیش هوتو وهاں ثابت هوتا هے یا نہیں - انسپکٹر جو کارروائی کرتا هے وہ ابتدائی نوعیت کی هے - اور انہیں جرم میں دخل دینے کا اختیار نہیں - یہاں جو قانون کا نقص تها اسکو رفع کرنے کے لئے یه ترمیم پیش کی گئی هے - اس ترمیم کی رو سے عہدہ داران آبکاری کو کوئی نئے اختیارات حاصل نہیں هو رهے هیں - میں ان دفعات کو پڑهکر سناتا هوں - سابقه دفعه ۱۹ یه هے که :-

''اگر کوئی عہدہ دار آبکاری کوتوالی - مالگزاری یا کروڑ گیری یا کوئی شخص اجازت یافته کسی عام گزرگاہ یا کهلے مقام پر کسی شخص کو کسی جرم متذکرہ دفعات ۳۱ و ۳۲ کا مرتکب پائے تو وہ اس کو بلا حصول حکم نامه گرفتاری مع اس شراب یا گلمہوہ کے جو اس وقت اسکے قبضه میں هو گرفتار کرسکیگا ''۔

یه عہدہ داران آبکاری کو مجرموں کی گرفتاری کے سلسلے میں اختیارات دئے گئے هیں - دفعه ۳۹ کے ذریعه ایسے مال یا بار برداری کی چیزوں کو ضبط کرنے کا اختیار عدالت کو بهی دیا گیا هے - اور ضبط کرنے کے قابل هے یا نہیں یه جانچ کرنے کا اختیار عہدہ داران آبکاری کو دیا گیا هے - عہدہ داران آبکاری ضبط تو کرسکتے هیں لیکن هراج نہیں کرسکتے - وہ عدالت میں بهیجتے هیں - اعلی عہدہ دار کے پاس وہ شئے کسطرح جائیگی - عدالت میں کیسے پیش هوگی - ابتداء میں کون اسکو گرفتار کرکے پنچنامه کریگا - اور یه دیکهیگا که آیا وہ قابل ضبطی هے یا نہیں - ایسی صورت میں دفعه ۱۹ لاگو هوتا هے - دفعه (۱۹) الف - (۱) یه هے -

''جب کبهی اس قانون کے تحت قابل سزاء کسی جرم کا ارتکاب کیا جائے تو وہ قابل محصول اشیاء مال - مساله آله کشید ظروف اوزار یا سامان وغیرہ جنکی بابت یا جنکے ذریعه ایسے جرم کا ارتکاب هوا هے قابل ضبطی هونگے '' -

جن دو اجزاء کو حذف کرنے کی ترمیم آپ نے لائی هے اس میں یه بتایا گیا هے که '' وہ قابل محصول اشیاء مال - مساله - آله کشید ظروف - اوزار یا سامان وغیرہ جنکی بابت یا جن کے ذریعه ایسے جرم کا ارتکاب هوا هے قابل ضبطی هونگے '' اور جزو (۲) میں یه بتایا گیا هے که '' جائز طور پر درآمد یا نقل و ارسال کی هوئی یا بنائی هوئی کوئی قابل محصول شئے جو کسی ایسے قابل محصول شئے کے ساتھ یا اس کے ماسواء قبضه میں هو یا فروخت کی جائے جو ضمن (۱) کے تحت قابل ضبطی هو اور وہ برتن - گٹهری اور غلاف جس میں اوپر ذکر کی هوئی کوئی ایسی قابل محصول شئے - مال مساله - آله کشید - ظروف - اوزار یا سامان هو یا پایا جائے اور اس برتن یا گٹهری کی جن میں وہ هوں یا

پائی جائیں دیگر مشمولات اور وہ جانور - بنڈیاں - مر کب تری - بیڑا - لاریاں یا کوئی دیگر سواریاں جو ان کی بار برداری میں استعمال کی جائیں اسی طرح قابل ضبطی ہونگی،،

اسکے ساتھ دفعہ ۹۰ قانون آبکاری سنہ ۱۳۱۶ف پڑھا جائے تو مطلب صاف ہو جائیگا -

شری کے- وینکٹ رام راؤ- کیا دفعہ ۳۹ میں بھی انسپکٹر کارروائی کرتا ہے -

شری کے-وی- رنگاریڈی- انسپکٹر کی کارروائی سے متعلق نہیں ہے -دفعہ۹۰ کے ضمن ۲ میں ترمیم ہوئی ہے ضمن(۱) یہ ہے-

''جب کوئی جرم متذکرۂ قانون هذا ثابت ہوتو وہ شراب یا منشی شئے یا گلمہوہ اور بھٹی اور آلات ظروف جو اس جرم سے تعلق رکھتے ہوں ضبط کرلئے جائیں گے،،-

یا عدالت میں جرم ثابت ہونے کے بعد ضبط کرلئے جائینگے- ضمن (۲) میں بتایا گیا ہے کہ ''اگر کوئی شئے متذکرہ ضمن (۱) دستیاب ہو لیکن اسکے متعلق کسی جرم کا ارتکاب ثابت نہ ہوتو اسکے متعلق تعلقدار حکم مناسب صادر کریگا ،، -

اسی قانون کی دفعہ ۱۹ (الف) کے تحت ملزمین گرفتار کئے جاتے ہیں - اور دفعہ ۱۹ (ب) کے تحت وہ اشیاء جس کے ذریعہ جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے - اگر جرم تعلقدار کی دانست میں ایسا ہو کہ عدالت میں پیش کئے جانے کے لائق ہے تو وہ عدالت میں پیش کرنے کا مجاز ہوگا - ویسی صورت میں عدالت مجاز ہوگی کہ اشیاء کو ضبط کرے -

دفعہ ۱۹ کو خارج کرنے کی جو ترمیم آئی ہے میں کہونگا کہ بالکل بے محل ہے- اس ترمیم کو نہ رکھا جائے تو قانون بالکل مبہم ہو جائیگا - یہ ترمیم اسلئے پیش کی گئی ہے کہ جو ابہام اس وقت قانون میں موجود ہے اسکو رفع کیا جائے - پہلے تو یہ کہ تعلقدار کے پاس وہ اشیاء جائیں جو قابل ضبطی ہیں- تو وہ اسکا مجاز ہے کہ اگر ضرورت نہ سمجھے تو ان اشیاء کو واگذاشت کردے - دفعہ ۱۹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ '' اگر کوئی عہدہ دار آبکاری - کوتوالی - مالگزاری یا کروڑگیری یا کوئی شخص اجازت یافتہ کسی عام گزرگاہ یا کھلے مقام پر کسی شخص کو کسی جرم متذکرہ دفعات ۳۱ - ۳۲ - ۳۴ کا مرتکب پائے تو وہ اس کو بلا حصول حکمنامہ گرفتاری معہ اس شراب یا گلمہوہ کے جو اس وقت اسکے قبضہ میں ہو گرفتار کرسکے گا- اسکے ساتھ ساتھ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ '' ہر شخص جو حسب دفعہ هذا گرفتار کیا جائے عدالت یا عہدہ دار یاز کے روبرو حاضر کیا جائیگا ،، اسکو تعلقدار کے پاس پیش کیا جائےگا اور اگر تعلقدار عدالت میں پیش کرنے کی ضرورت محسوس کرے تو پیش کریگا - یہ بھی کہا گیا کہ مجھے ترمیمات کے پیش کرنے کا شوق ہے اسلئے میں بار بار قانون آبکاری میں ترمیمات لاتا ہوں - بات یہ ہے کہ مجھے شوق نہیں ہے بلکہ

آپ ھی نے خود اسکا اظہار کیا تھا - آپ ھی نے اصرار کیا تھا - آپ ھی نے کہا تھا کہ قانون آبکاری ایک ردی قانون ھے - اس میں کافی تبدیلیوں کی ضرورت ھے اسلئے میں اس ضرورت کی تکمیل کرنے کے لئے یہ ترمیات لایا ھوں جسکا میں نے خود بھی آپ سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ سشن میں مکمل قانون پیش کرونگا - آپ نے سلکٹ کمیٹی میں بھیجنے کی استدعا کی تھی - وہ چیز ریکارڈ میں موجود ھے اگر آپکو یاد نہیں ھے تو ملاحظہ فرماسکتے ھیں - اسکو میں کیا کروں کہ آپ کہتے ھیں اور پھر بھول جاتے ھیں - میں از خود ترمیات پیش کرنے کا شوقین نہیں ھوں - آپکا یہ کہنا بجائے خود غلط ھے - معمولی عقل سلیم رکھنے والے سمجھتے ھیں کہ دفعہ ۱۹ الف و ب اور دفعہ ۳۹ قانون آبکاری ایسی دفعات ھیں جنکی ایک دوسرے کے بغیر تعمیل نہیں ھوسکتی - یہ لازم و ملزوم دفعات ھیں - آپ ھی کے ارشاد کی میں نے تعمیل کی اور یہ ترمیم پیش کی ھے - میں معزز ممبر سے اپیل کرونگا کہ وہ اپنی ترمیم واپس لیں - صحیح طریقہ پر کام چلانے کے لئے جو ترمیم میں نے لائی ھے وہ ضروری ھے اسکو قبول فرمائیں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا اسکو ووٹ پر رکھا جائے -

شری جے - آنندراؤ - جی ھاں ووٹ پر رکھا جائے -

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That sub-section (2) of section 19-A proposed to be inserted by Clause 18 of the Bill be omitted."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That Clause 18 stand part of the Bill."

The motion was adopted,

Clause 18 was added to the Bill.

Clauses 19 to 25

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That Clausess 19 to 25 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 19 to 25 were added to the Bill.

Clause 26.

Shri B. D. Deshmukh (Bhokardan-General): I beg to move :

(*a*) " That in line 4 of section 30 proposed to be substituted by Clause 26 of the Bill, between the words 'liquor' and 'is' the following words, namely—

'or sendhi'

be inserted."

(*b*) " At the end of section 30 proposed to be substituted by clause 26 of the Bill, the following new sub-clause, namely

'(2) The lessee shall be entitled for remission of the tax payable by him for the period for which the shop remains closed.'

be added."

(*c*) " Consequentially section 30 be renumbered as section 30 (1) "

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

* **شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ**۔ مسٹر اسپیکرسر۔ میری ترمیم حالیہ مرسمہ قانون آبکاری کی دفعہ ۲۶ کے سلسلہ میں ہے جو بہت واضح اور صاف ترمیم ہے۔ آنریبل منسٹر یعنی موور آف دی بل نے انسداد نقض امن کے سلسلہ میں جو دفعہ (۳۰) تھی وہ جدید دفعہ کی صورت میں یہاں لاگو کی ہے۔ دفعہ (۳۰) میں بتایا گیا ہے کہ " نقض امن کے انسداد کے لئے عدالت یا تعلقدارکسی دکان کو جہاں شراب فروخت کی جاتی ہو ایک مناسب ملت کے لئے بند کرنے کا حکم صادر کرسکے گا " یہی اختیار بلدہ اور سکندرآباد میں کمشنر پولیس کو حاصل ہے۔ وہاں شراب کی دکان کا ذکر ہے کہ اسکو بند کرنے کا حکم جاری کرسکتے ہیں۔ میں اس دفعہ کو مزید تقویت پہنچانے کے لئے یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ " لکر " (Liquor) کا جہاں ذکر ہے اسکے ساتھ ساتھ " سیندھی " کا بھی اضافہ فرمایا جائے۔ یہی میری ترمیم ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ میں یہ چاہتا ہوں کہ جب حکومت سختی کے ساتھ کوئی امتناعی حکم صادر کرتی ہے اور اس حکم کے نتیجے میں کسی کا مالی نقصان ہوتا ہے تو ایسی صورت میں چاہے کسی

خاص شخص کا نقصان ہوتا ہو یا عام اشخاص کا جس کسی پر ناجائز بار عائد ہوتا ہوتو اسکے بارکو کم کرنے کے لئے میں نے ایک دوسرا پراویژو پیش کیا ہے اور ایک ترمیم لائی ہے ۔وہ یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے حکومت سیندھی یا شراب کی دکان کو بند کرنے کا حکم صادر کرے تو اس کے لئے لازم ہوگا کہ گتہ دار یا اوس شراب کے دکاندار یا سیندھی کے دکاندار کو وہ ٹیکس اون ایام کی بابتہ معاف کردے جو وہ ادا کرتا ہے ۔ جب دکاندار کی بکری سرکاری حکم کی وجہ سے بند ہو جاتی ہے اور اسکو نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے توکم ازکم وہ ٹیکس یا بیٹھک جوان ایام کی حدتک سرکار لیتی ہے معاف ہو نا چاہئے ۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ اس حکم کی بناء پر بکری بند ہونے سے جونقصان اوس دکاندار کو ہوتا ہے وہ بھی اوسے ملنا چاہئے لیکن آجکل کے حالات کے لحاظ سے یہ چیز ممکن نہیں ہے تو کم ازکم بیٹھک وصول نہیں کرنا چاہئے ۔ جبکہ حکومت خود اسکی دکان بند کر رہی ہے وہ بلا وجہ پریشان و زیر بار ہو رہا ہے تو ایسی صورت میں جبتک اسکی دکان بند رہے بیٹھک یا معاوضہ نہیں لیا جانا چاہئے ۔ دوسرا پراویژو "سی" جو ہے وہ کانسی کوئینشل (Consequential) امنڈمنٹ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر یعنی موور آف دی بل میرے اس امنڈمنٹ کو واجبی سمجھتے ہوئے قبول فرمائینگے ۔ اگر انکا یہ ادعاء ہے کہ قانون میں کوئی نقص نہ رہے تو مجھے امید ہے کہ وہ ضرور اس امنڈمنٹ کو قبول کرینگے ۔

* **شری کے ۔ رام ریڈی** ۔ (نلگنڈہ ۔ عام) مسٹر اسپیکرسر ۔ کلاز ۶ ۲ میں جوامنڈمنٹ آیا ہے وہ نہایت موزوں امنڈمنٹ ہے ۔ جہاں بریچ آف پیس(Breach of peace) کا اندیشہ ہوتو کمشنر پولیس کو دکانات کے بند کرنے کا اختیار ہے اس سکشن میں صرف وہ " لیکر (Liquor)" کا تذکرہ کیا گیا ہے " سیندھی " نہیں ہے اسلئے یہاں اس لفظ کو لایا گیا ہے ۔ یہی کہونگا کہ جہاں بریچ آف پیس کا امکان ہو اس مقام پر "لکر "(Liquor) کے علاوہ اگر سیندھی کی دکان بھی ہوتو وہ بھی بند ہونی چاہئے ۔ دوسری ترمیم جو ہے وہ یہ ہے کہ جب حکومت کے حکم سے دکان بند کی جا رہی ہے تو جس زمانے میں دکان بند رہتی ہے اوس زمانے کا معاوضہ دکاندار کو ملنا چاہئے اگر یہ ممکن نہیں ہے توکم ازکم اوس زمانے میں بیٹھک کی رقم یا جو ٹیکس دکاندار سے گورنمنٹ لیتی ہے وہ نہیں لینا چاہئے ۔ یہ پراویژن (Provision) اس قانون میں نہیں تھا اسلئے یہ امنڈمنٹ پیش کیا گیا ہے ۔ امید ہے کہ منسٹر صاحب متعلقہ اسکو قبول کرینگے ۔ یہ نہ تصور کیا جائے کہ یہ امنڈمنٹ ٹریژری بنچس سے نہیں آئی ہے بلکہ اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے لہذا قابل قبول نہیں ہے ۔ بلا لحاظ اسکے میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر اس امنڈمنٹ پر غور فرمائینگے اور اسکو قبول فرمائینگے ۔

شری کے ۔ وی رنگا ریڈی ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ اس دفعہ میں دو ترمیمات لائی گئی ھیں کہ ایک تو یہ کہ اس میں الفاظ ''سیندھی،، کا اضافہ کیا جائے ۔ دوسرے یہ کہ بند شدہ زمانہ کا معاوضہ دیا جائے ۔ پہلی ترمیم تو شائد اصل قانون آبکاری کے نہ دیکھنے کی وجہ سے پیش کی گئی ھے ۔ قانون آبکاری کے تحت لکر (Liquor) میں سیندھی بھی داخل ھے میں نے اس سلسلہ میں کوئی ترمیم پیش نہیں کی ۔ قانون آبکاری میں بعض احکام سیندھی اور شراب سے یکساں متعلق ھیں ۔ بعض ایسے ھیں جو صرف سیندھی سے متعلق ھیں اور بعض صرف شراب سے ۔ شراب میں بھی دیسی ۔ ھندوستانی اور ولایتی شرابوں کی علحدہ علحدہ تعریف کی گئی ھے ۔ لیکن شراب کی جو تعریف کی گئی ھے وہ حسب ذیل ھے ۔ ''شراب میں ھر قسم کا عرق خواہ قدرتی ھو یا مصنوعی داخل ھے جس میں الکحل موجود ھو ،، یعنی جس شئے میں الکحل موجود ھے شراب کی تعریف میں داخل ھے ۔ سیندھی قدرتی لیکن مصنوعی طریقے سے برآمد کی جاتی ھے لیکن ھر حالت میں اس میں الکحل موجود ھے اس واسطے وہ شراب کی تعریف میں داخل ھے ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ سیندھی کی علحدہ تعریف کیوں کی گئی ؟

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ اسکی علحدہ تعریف آپ کے سمجھنے کے لئے ھی کیگئی ھے ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ شراب اور لکر کی بھی علحدہ علحدہ تعریف کی گئی ھے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگاریڈی ۔ آپ کو اعتراض کرنے کی زحمت نہ ھونے کے خیال سے ھی میں نے پہلے کہا تھا ۔ شراب کی تعریف مرسمہ قانون میں نہیں ھے ۔ اصل قانون میں شراب کی جو تعریف ھے وہ اون سب پر حاوی ھوتی ھے جس میں الکحل موجود ھو اس واسطے میں نے شراب لکھا ھے ......

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ کیا آپ میڈیکلی (Medically) یہ دعوی کرسکتے ھیں کہ سیندھی میں الکحل ھوتا ھے ؟

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ اگر الکحل نہ ھوتو وہ سیندھی نہیں ھوتی وہ نیرہ ھوتا ھے ۔ جہاں کہیں الکحل ھوتا ھے وھاں یہ قانون متعلق ھوجاتا ھے ۔ آبکاری کے پورے احکام اوس سے متعلق ھیں جس میں الکحل کا حصہ موجود ھو ۔ اس واسطے

یہاں جو شراب کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اس میں سیندھی داخل ہے ۔ اس وجہ سے سیندھی کے الفاظ اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ۔ دوسری ترمیم بند شدہ زمانہ کے لئے معاوضہ دینے کے متعلق ہے ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ بیٹھک معاف کرنے کے متعلق ہے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنی رقم آبکاری کی لیجاتی ہے اوس میں سے ان دنوں کی رقم منہا کرنا یا پورا زر تعہد دیتے ہوئے نقد معاوضہ دینا چاہئے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنے زمانہ تک وہ بند رہیگا اوسکے زر تعہد کا مطالبہ نہ کرنے کے لئے یہ ترمیم لائی گئی ہے ۔ لیکن معاملات شراب سیندھی کے مد نظر اگر یہ رقم مجراء دیجائے تو پیچیدگیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہوگا ۔ فرض کیجئے کہ سیندھی تراشی جاتی ہے تراشنے کے بعد دوکان پر لائی جاتی ہے اپکن بیچنے سے منع کردیا جاتا ہے لیکن اگر اوس دن کوئی شخص شراب یا سیندھی نہ بیچے تو وہی دوسرے روز خرچ ہو جاتی ہے ۔ اس وجہ سے اوسکو نقصان نہیں ہوتا ۔ اسکے علاوہ تعہد دینے کے پہلے ہم یہ شرط بھی رکھتے ہیں کہ اگر کسی وجہ سے سررشتہ آبکاری شراب سپلائی کرنے سے قاصر رہے تو اسکی وجہ سے دکان جتنی مدت کے لئے بند رہیگی برابر اسکا ماہوار مجراء دیا جائیگا اور نقصانات دئے جائینگے ۔ اگر ۱۰ دن سربراہی نہ ہوسکے تو اسکے تمام ملازمین کا خرچہ ۔ دکان کا کرایہ ۔ اور وہ منافع جو اوسکو اس زمانہ کے لئے ہونے والا تھا یہ سب دینے کے لئے سررشتہ آبکاری ذمہ داری لیتا ہے ۔ لیکن اگر نقض امن کا اندیشہ ہو خواہ بہ تعلق دکان ہو یا کسی اور وجہ سے ہو یا فرقہ‌وارانہ جھگڑے ہوں اور شراب اور سیندھی پینے کی وجہ سے جھگڑوں میں شدت پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتو بلدہ وسکندرآباد میں کوتوال بلدہ اور اضلاع میں کلکٹر اور عدالتیں دکانات بند کرنے کے احکامات دے سکتی ہیں ۔ اسکے علاوہ بہ وقت ہراج یہ شرط بھی رکھی جاتی ہے کہ اگر نقض امن کا اندیشہ ہو اور دکانات بند کرنے کی نوبت آئے تو ایسی صورت میں کوئی رقم مجراء نہیں دیجائیگی ۔ لینے والا یہ سمجھ کر ہی لیتا ہے کہ دکان بند کرنے کی صورت میں بھی رقم ادا کرنا پڑیگا چنانچہ اسی تناسب سے وہ ہراج میں بولی لگاتا ہے ۔ یہ ایک قسم کا معاہدہ ہوتا ہے اور معاہدہ کی شرط میں یہ چیز درج کی جاتی ہے ۔ لینے والا ان شرائط کی پابندی کے ساتھ ہی ہراج میں بولی بولتا ہے ۔ ایسی صورت میں یہ کہنا کہ معاوضہ دینا چاہئے یا اوس زمانہ کا زر تعہد کا مطالبہ نہ کرنا چاہئے درست نہیں ہوسکتا ۔ جب ڈسٹلری فیل ہو جاتی ہے یا جب شراب ندی حائل ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے برابر سپلائی نہ کیجا سکتی ہوتو مستاجروں کو جو نقصان ہوتا ہے وہ مجرا دیاجاتا ہے ۔ لیکن نقض امن کے اندیشہ کے تحت اگر دکان بند ہو جائے تو اوس زمانہ کی حدتک رقم

مجرا نہیں دیجاتی - یہ شرط قانون میں رکھی گئی ہے - اس طرح بند رکھنے کی وجہ سے مستاجروں کو نقصان نہیں ہوتا - وہ یہ دیکھ کر ہی لیتا ہے آیا اس طرح اگر دکان بند رہیگی تو کیا وہ بچی ہوئی سیندھی یا شراب بک سکیگی یا نہیں - اس لئے جو ترمیمات میں نے لائی ہیں وہ بجنسہ قائم رکھنا چاہئے اور جو ترمیمات اوس جانب سے پیش کی گئی ہیں اون کے متعلق میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ واپس لے لی جائیں -

Mr. Deputy Speaker: Does Shri Deshmukh want his amendment to be put to vote ?

Shri B. D. Deshmukh: Sir, I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

" (*b*) That at the end of section 30 proposed to be substituted by clause 26 of the Bill, the following be added as new sub-clause, namely :

'(2) The lessee shall be entitled for remission of the tax payable by him for the period for which the shop remains closed."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

" That Clause 26 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 26 was added to the Bill.

Clause 27.

Shri B. D. Deshmukh: Sir, I beg to move :

" (*a*) That in line 6 of section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill, for the word 'and' the word 'or' be substituted.

(*b*) That in line 4 of the proviso to section 31 of the Act proposed to be substituted by clause 27 of the Bill for the word 'and' the word 'or' be substituted."

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کلاز (۲۸) میں جو امنڈمنٹ ہے وہ اسی کے مماثل ہے اگر دونوں کو ایک ساتھ لے لیا جائے تو -

شری بی - ڈی- دیشمکھ - کلاز بائی کلاز لیا جائے تو مناسب ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

" (*a*) That in line 6 of section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill for the word 'and' the word 'or' be substituted.

(*b*) That in line 4 of the proviso to section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill for the word 'and' the word 'or' be substituted."

* شری بی - ڈی- دیشمکھ - میری ترمیم دفعہ (۲۷) کے لئے ہے جسکے ذریعہ قانون آبکاری حیدرآباد بابتہ سنہ ۱۳۱۶ ف کی دفعہ (۳۱) کو حذف کرکے اوسکی بجائے ایک جدید ترمیمی دفعہ قائم کی گئی ہے اس دفعہ میں عام طور پر قانون آبکاری کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں جو سزائیں دیجاتی ھیں اور عدالتوں کو سزاء دینے کا جو حق رکھا گیا ھے اوس کے لئے میری ترمیم ھے -

آنریبل موور آف دی بل نے اپنا جو نظریہ اس ھاؤز کے سامنے پیش کیا اوس سے واضح ھوتا ھے کہ وہ اس قانون میں زیادہ سے زیادہ شدت پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ھیں - کسی قانون کے ذریعہ سزاء دینے کا جو مقصد ھوتا ھے وہ کسی انتقامی جذبہ کے تحت نہیں ھوتا ھے بلکہ اصلاح کے جذبہ کے تحت سزائیں رکھی جاتی ھیں - لیکن قانون آبکاری میں قدم قدم پر یہ کوشش کی گئی ھے کہ خلاف ورزی کرنے والے سے کیسے انتقام لیا جائے - اور اسی نقطہ نظر سے دفعہ (۲۷) مدون کی گئی ھے - ایک سزا تو یہ رکھی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص دفعات ۸-۹-۱۰ (اے) اور ۱۱ اور ۱۲ کی خلاف ورزی کرتا ھے تو اسکو عدالت ایک هزار روپیہ جرمانہ کرسکتی ھے - اسکے ساتھ ساتھ موور آف دی بل نے اس سزاء کو کافی نہیں سمجھا بلکہ سزا قید کی بھی گنجائش رکھی ھے - تعزیری جرائم کے سلسلہ میں عام طور پر دو سزائیں ضرور ھوتی ھیں لیکن ان دونوں میں امتیاز کیا جاتا ھے اور یہ کوشش کی جاتی ھے کہ اگر عدالت سزائے قید مناسب نہ سمجھے تو جرمانہ کرسکتی ہے - لیکن جرم کی نوعیت کے لحاظ سے سزا دینے کا اختیار رکھا گیا ھے - آلٹرنیٹ (Alternate) طریقہ سے ایسی سزائیں رکھی جاتی ھیں لیکن اس دفعہ میں ھم دیکھیں تو معلوم ھوگا کہ یہاں لفظ اینڈ (And) رکھا گیا ھے جسکی وجہ سے سزائے قید اور سزائے جرمانہ دونوں سزائیں صادر کی جانا لازمی ھی - میری ترمیم یہ ہے کہ جو سزائیں رھینگی وہ اپنی جگہ پر رھینگی لیکن عدالت کو یہ ڈسکریشن (Discretion) دیا جا رہا ہے کہ وہ جو سزا چاھے دے - چنانچہ میری جو امنڈمنٹ رھیگی وہ یہ ھوگی -

'Whoever contravenes any of the provisions of section 8, section 9, section 10, sub-section (1) of section 11 or 12 of this

Act shall, on conviction before a Magistrate, be punished for each such offence with fine which may extend to one thousand rupees or with imprisonment for a term which may extend to six months.'

میں نے " اینڈ " کی بجائے " آر " کے الفاظ رکھے ہیں تاکہ عدالت اپنے اختیار تمیزی پر عمل کرے - روز مرہ کے کاروبار میں ہم دیکھتے ہیں کہ سیندھی شراب پینے والے اسکے مرتکب ہوتے ہیں - اسلئے ایک ہزار روپیہ جرمانہ جو رکھا گیا ہے وہ عام طور پر لوگوں کی مالی حالت کے مد نظر زیادہ ہے - گو عدالت پر یہ لازمی نہیں ہے کہ انتہائی جرمانہ ھی کرے - لیکن اسکے ساتھ ساتھ سزائے قید بھی لازمی گردانی گئی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ ناجائز اور سختی کا موجب ہوگا - اس لئے اگر آنریبل موور آف دی بل میری ترمیم کو قبول کرلیں تو کوئی قباحت نہ ہوگی -

دوسری چیز میں نے اس دفعہ کی پراویزو (Proviso) کی سطر چار میں جو ترمیم لائی ہے وہ بھی اسکے مماثل ہے -

" Provided that if a person convicted of any one or more of the said offences is convicted on a subsequent occasion for any of the same offences, he shall be liable to be punished for each such offence with imprisonement for a term which may extend to one year or with fine which may extend to two thousand rupees"

یہاں نہ صرف اوپر کی سزا کو دوگنا کیا گیا ہے بلکہ سزائے قید کو بھی لازمی گردانا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل موور آف دی بل ان تمام چیزوں کے پیش نظر جو میں نے انکے سامنے رکھی ہیں اس ترمیم کو قبول فرمائینگے اور انتقامی جذبہ کے تحت انہوں نے جو ترمیم قانون میں کی ہے اس سے دستبردار ہونگے -

* **شری کے - اننت رام راؤ** (دیور کنڈہ) مسٹر اسپیکر سر- آنریبل ممبر نے جو ترمیم پیش کی ہے اسکی حمایت کرتے ہوئے میں یہ کہتا ہوں کہ ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ کی قید کی جو سزا رکھی گئی ہے وہ بہت زیادہ ہے کیونکہ ان جرائم کو اتنا سنگین نہیں کہا جاسکتا جن سے کہ امن عامہ متاثر ہو - دفعات ۹ - ۱۰ اور ۱۱ کے تحت ایسے جرائم ہیں جیسے کہ درخت کاٹنا - یا تھوڑی بہت شراب گھر میں بنانا یا اسپورٹ یا اکسپورٹ کرنا وغیرہ لیکن یہ ایسے سنگین جرائم نہیں ہیں جن کے لئے یہ سزا تجویز کی جائے - اسلئے جو ترمیم لائی گئی ہے وہ نہایت ھی مناسب ہے - میں اسکی تائید کرتا ہوں کہ دونوں سزائیں نہ دی جائیں بلکہ حاکم عدالت کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا جائے کہ کوئی ایک سزا دے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - اس میں شک نہیں کہ اس دفعہ میں سزائے قید کو لازمی قرار دیا گیا ہے - قید کو لازمی قرار دینے کے لئے ھی " یا " کے

بجائے ''اور،، کا لفظ رکھا گیا ہے - عام مباحث کے سلسلہ میں میں نے یہ بتلایا تھا کہ سنہ ۱۳۶۰ف میں ۲۲۴۳۰ خلاف ورزیاں ہوئیں - سنہ ۱۳۶۱ف میں ۳۱۵۱۷ یعنی اس میں ۹۰۰۰ ہزار جرائم کی تعداد بڑھ گئی اور سنہ ۶۲ف کے ان نو مہینوں میں جرائم کی تعداد ۳۳۷۴۴ ہوگئی ہے - اس حساب سے ممکن ہے کہ آخر سال تک ۴۴ ہزار ہوجائے - اس لحاظ سے پیوستہ سال ۲۲ ہزار - گذشتہ سال ۳۱ ہزار اور اس سال ۴۴ ہزار خلاف ورزیوں کی تعداد ہے - یہ خلاف ورزیاں سزائے جرمانہ ہونے کے باوجود ہو رہی ہیں اور دن بدن انکی تعداد بڑھتی جا رہی ہے - کیونکہ پانچ سات روپیہ یا بیس پچیس روپیہ جرمانہ ادا کرنے میں خاطی کو کوئی تامل نہیں ہوتا اور وہ برابر خلاف ورزی کرتا رہتا ہے - عام مباحث کے سلسلہ میں میں نے نظام آباد کا واقعہ بتلایا تھا کہ بھٹی گرفتار کرنے کے بعد خاطی نے کہا کہ آلات یہاں چھوڑ کر جاؤ مجھے دوسری بھٹی لگانا ہے - تب اسکا انتظام کیسے ہو یا تو سرکار کو یہ کہنا پڑیگا کہ جو شخص چاہے شراب بیچ سکتا ہے بناسکتا ہے اور بھٹی لگا سکتا ہے یا قانون کو سخت تر کرنا پڑیگا - سررشتہ آبکاری والے تین سال سے یہ انتظام کرتے کرتے تھک گئے اسلئے اب ڈر رہنے کے لئے سزائے قید لازمی کی بھی ترمیم لائی گئی ہے - ورنہ اس سے قومی دولت متاثر ہوتی ہے - آنریبل ممبر صاحبین نے اس قانون کی دفعہ ۳۳ کو ملاحظہ فرمایا ہوگا اور اسکے ساتھ دفعہ ۳۷ بھی پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ان جرائم کے لحاظ سے سزائے قید لازمی قرار نہیں دیگئی ہے - میں نے ہاؤس میں گذشتہ سشن میں بھی بیان دیا تھا کہ ایک جگہ خلاف ورزی کرتے ہوئے تین سو درخت کا ٹری ٹیکس نہیں دیا گیا تھا لیکن چھان بین کرنے پر معلوم ہوا کہ دراصل تین ہزار درخت بلا ٹری ٹیکس سرکار کو ادا کئے تراشے گئے تھے - اسکو معلوم کرنے کے لئے کئی طریقے اختیار کئے گئے - یہ تو نہیں ہے کہ ایک نیک نیت آدمی کو خواہ مخواہ جیل میں بھیجا جائے - تمام اختیارات عدالت ہائے فوجداری ہی کو دئے گئے ہیں اور وہیں چھوٹے سے چھوٹے یا بڑے سے بڑے خلاف ورزیوں کے مقدمات پیش ہونگے - اگر وہ گناہگار ہیں تو انہیں سزا ملے گی ورنہ نہیں - اگر آنریبل ممبر اسکو انتقام کی سزا سمجھتے ہیں تو اسکا جواب میرے پاس نہیں ہے - اسلئے میں گزارش کرتا ہوں کہ اس ترمیم کو موجودہ حالات کے لحاظ سے لانا لازمی امر تھا اور اسکے بغیر آبکاری کا نظم ونسق باقی نہیں رہ سکتا تھا اسلئے یہ ترمیم لائی گئی - آنریبل ممبر ان سے میں اپیل کرتا ہوں کہ '' یا ،، کے بجائے '' اور ،، کی ترمیم منظور کرلی جائے -

Mr. Deputy Speaker : I will put the amendment to vote.

The question is :

" That (a) in line 6 of section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill for the word 'and' the word 'or' may be substituted.

(*b*) In line 4 of the proviso to section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill for the word 'and' the word 'or' may be substituted."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That Clause 27 stand part of the Bill"

The motion was adopted.

Clause 27 was added to the Bill.

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move :

" That in lines 5 and 6 of sub-clause (*b*) of sub-section(1) of section 32 of the Act proposed to be substituted by Clause 28 of the Bill for the word "and" the ward "or"may be substituted.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved :

" That in lines 5 and 6 of sub-clause (*b*) of sub-section(1) of section 32 of the Act proposed to be substituted by Clause 28 of the Bill for the word and the word or may be substituted.

* شری بی - ڈی - دیشمکھ - مسٹراسپیکرسر - اس امنڈمنٹ پر دفعہ ۲۷ کےسلسلہ میں جن خیالات کا میں نے اظہار کیا ہے تقریباً وہی خیالات کا اعادہ اس دفعہ کے سلسلہ میں بھی کرنا پڑیگا - آنریبل موورآف دی بل دفعہ ۲۷ میں میری ترمیم کو قبول کرتے اور وہ خیالات جو میں نے ان کے سامنے رکھے اسکی قدر دانی کی جاتی تو دفعہ ۲۸ میں ترمیم پیش کرنے کی ضرورت نہ پڑتی - لیکن وہ اسپر اڑے رہے اور فرمایا کہ غریبوں پر جرمانہ کرنے ہی سے آبکاری کا نظم و نسق باقی رہ سکتا ہے - یہ آج کی سوسائٹی کے لحاظ سے نازیبا خیالات ہوسکتے ہیں کیونکہ ایک شخص ارتکاب جرم کرے تو اسکے خاندان پر رولر گھمانے اور اسکے بیوی بچوں کو بلبلانے کےلئے چھوڑنا ہی عوامی اصلاح کا طریقہ سمجھا جا رہا ہے - اگر کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اسکی بیوی - اسکے بچے اور اسکے عزیز اسکے ساتھ شریک جرم نہیں ہوتے - سزائے جرمانہ اس شخص کے عادات و اطوار سدھارنے کا ذریعہ ہرگز نہیں ہوسکتی - اگر آپ اسکو سدھارنا چاہتے ہیں تو یہ لازمی ہے کہ پہلے اسکی حالت کو سدھارا جائے اور اس کے لئے اولاً معاشی حالت کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے - اسکی حیثیت کو بلند کرنے اور شکم پروری سے فراغت دلانے ہی سے جرم سے نجات دلائی جاسکتی ہے - وہ نیتا جنکے آپ گن گاتے ہیں - انہوں نے

بھی یہی کہا ہے کہ جبتک معاشی حالت نہ سدھاری جائے ہمارے معاشرتی حالات ٹھیک نہیں ہوسکتے ۔ آج اگر خلاف ورزیاں ہوتی ہیں تو محض شکم پروری کی وجہ سے جان بوجھ کر انکا ارتکاب کیا جاتا ہے اور ان چھوٹے موٹے جرائم کے ارتکاب کی اصل وجہ معاشرہ ھی ہے ۔ انکا اپنا کوئی قصور نہیں ۔ جیسا کہ آنریبل منسٹر خود فرما رہے تھے کہ ایک شخص یہ کہہ رہا تھا کہ آلات کشید گی مجھے دیتے جاؤ ۔ کیوں۔ کیا بات ہے ؟ آخر وہ کونسی چیز ہے جسکی وجہ سے وہ ایسا کہہ رہا ہے ۔ اسکی واحد وجہ یہ ہے کہ وہ شکم پروری کے لئے ایسا کہہ رہا ہے۔ اگر آنریبل مووور آف دی بل یہ سمجھتے ہیں کہ محض سزا دینے سے کچھ ہوسکتا ہے تو یہ ناممکن ہے ۔ جبتک حالات نہ بدلیں سماج میں تبدیلی نہ آئے ایسا نہیں ہوسکتا ۔ ان حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل مووور آف دی بل جس طرح میں نے دفعہ ۲۷ کے ضمن میں عبارت رکھی تھی اسی طرح کی عبارت یہاں بھی رکھی گئی ہے اسکو مان لیں ۔ دفعہ ۲۸ بی کی سطر پانچ میں یہ رکھا گیا ہے کہ ۔

"With fine which may extend to five hundred rupees and with imprisonment for a term which may extend to three months, and for the contravention of sub-clause (*ii*) of clause (*a*) or clause (*b*) with fine which may extend to five hundred rupees or with imprisonment ...."

مجھے توقع ہے کہ آنریبل منسٹر صاحب اپنی جوابی تقریر میں اسکی وضاحت فرمائینگے ۔ سزاؤں کے بارے میں اس حدتک رعایت تو ہونی چاہئے کہ اس سے ملزمین کی اصلاح ہوسکے ۔ مجھے توقع ہے کہ میرا اسنڈمنٹ قبول کرنے میں آنریبل منسٹرصاحب کو کوئی عذر نہوگا ۔

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ مجھے اس بارے میں زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں صرف کسیقدر وضاحت کر دینا چاہتا ہوں ۔ اس میں کوئی چیز ایسی تو نہیں ہے کہ ایک شخص جرم کا مرتکب ہوتو اسکے پورے خاندان کو سزا دیجاتی ہے ۔ جرمانہ یا قید کی سزا عدالت کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دی گئی ہے ۔ میں ایک چیز ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ پورے انڈیا میں جوکلورل ہائڈریٹ آتی ہے اسکا تین چوتھائی حصہ حیدرآباد آتا ہے ۔ آنریبل ممبرس نے اس سے پہلے کلورل ہائیڈریٹ سیندھی میں ملائے جانے کے بارے میں سوال کیا تھا ۔ یہ واقعہ ہے۔ اس لحاظ سے اس پر تحدیدات عائد کرنا ضروری ہے ۔ مگر مشیر قانونی نے کہا کہ یہ تحدیدات قانون میں نہیں آسکتے ۔ اس وجہ سے انہیں ترک کرنا پڑا ۔ البتہ ادویات کے ساتھ شریک کرکے دوسرے قانون میں اسکو لانے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ اسکو معلوم کرنے کے لئے مہتمم صاحبان کے پاس آلے فراہم کئے گئے ۔ لیکن نتیجہ صرف یہ ہوا کہ ۱۰ ۔ ۵ روپئے جرمانے ہوکر چھٹتے گئے ۔ اس لحاظ سے سزا کو سنگین کرنا ضروری ہوا ہے ۔

ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ یہاں کی گورنمنٹ غریبوں کو تباہ کرنا چاہتی ہے - میں نے کل ہی کے سوالات کے جوابات میں بتایا کہ ننگل ستیہ اور جنگیا کی موٹروں کو ہمنے گرفتار کرلیا - وہ تو بکتی ہی ہیں - اب ایسے لوگ معاملہ لینے سے ہیچھے ہٹینگے - بنکٹ لال بدروکا ہیں - بکتی ہی ہیں - اب ان لوگوں کو اس کا خدشہ رہیگا کہ اگر انکا کوئی نوکر خلاف ورزی کرے تو خود انہیں جیل جانا پڑیگا - بہرحال ہمارا مقصد یہ ہے کہ چوری اور بے ایمانی نہو - آپ کہتے ہیں کہ غریب کا پیٹ نہیں بھرتا وہ کیا کریگا - لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ اس کو جھوٹ چوری اور بے ایمانی کی اجازت دیدیجائے - اگر آپ اسکو ہماری نا انصافی کہتے ہیں تو کہہ لیجئے ہم اسکے مرتکب ہیں - ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ ہم انہیں راہ راست پر لائیں - اس سے ایک طرح تو بالواسطہ مالداروں کو معاملہ میں رکاوٹ ہوگی - کیونکہ انہیں اپنے کسی کارندے کی خلاف ورزی کی صورت میں سزا کا خوف رہیگا -

میں معزز رکن سے اپیل کرونگا کہ وہ اپنی ترمیم سے دستبردار ہو جائیں -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That in lines 5 and 6 of sub-clause (*b*) of sub-section (1) of section 32 of the Act proposed to be substituted by clause 28 of the Bill the word 'and' be substituted by the following word, namely, 'or'.

The motion was negatived

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That Clause 28 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 28 was added to the Bill.

Clauses **29, 30, 31, 32, 33, and 34.**

Mr. Deputy Speaker: There are no amendments to Clauses 29, 30, 31, 32, 33 and 34. I shall put them to vote. The question is :

"That Clauses 29, to 34 stand part of the Bill."

The Motion was adopted.

Clauses 29, to 34 were added to the Bill.

Clause 35

Mr. Deputy Speaker: There is only one amendment to omit the whole clause. This cannot be in the nature of an amendment. We can have discussion on this Clause and at the end I will not put it to vote.

* شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ) - مسٹر اسپیکرسر - میں نے یہ خواہش کی تھی کہ ترمیمی دفعہ ۳۵ کو حذف کردیا جائے - میں یہ ایوان کوبتلاؤنگا کہ میں نےیہ خواہش کیوں کی تھی - سابقہ قانون کا دفعہ ۳۸ یہ ہے کہ

" جس شخص کے قبضہ میں کوئی ایسی شئے پائی جائے جوکسی جرم متذکرہ دفعہ ۳۱ سے تعلق رکھتی ہوتو وہ حسب دفعہ مذکور مجرم تصور کیا جائیگا - تاوقتیکہ وہ یہ ثابت نہ کرے کہ وہ شئے بطور جائز اسکے قبضہ میں ہے" -

لیکن اب عہدہدار کو ایسا اختیار دیا جارہا ہے کہ ملزم کے خلاف لازمی طور پر قیاس قائم کیا جائے - فوجداری مقدمات میں ہم دیکھتے ہیں کہ مفتش جو جمعدار یا انسپکٹر ہوتا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تفتیش میں جرم ثابت ہوا ہے لہذا سزا دیجائے - لیکن یہاں یہ کہا جارہا ہے کہ لازمی طور پر قیاس کیا جاکر سزا دیجائے - اس جمعدار یا کانسٹیبل یا سب انسپکٹر کے بیان کے بعد بھی عدالت اس کے خلاف شہادت پر اکثر خلاف تصفیہ کرتی ہے - کانسٹیبل حلفاً کہتا ہے کہ جرم عائد ہوا - لیکن چالان خارج ہوجاتا ہے - قانون شہادت کی اوراق گردانی میں مجھے تین دفعات نظر آئے جنہیں قیاسی واقعات میں عدالت پیش نظر رکھتی ہے - دفعہ (۴) میں بیان کیا گیا ہے کہ -

" جہاں قانون ھذا میں کسی واقعہ کا قیاس کرنے کی عدالت کو اجازت دی گئی ہوتو اس کو اختیار ہے کہ یا تو اس واقعہ کو مشتبہ تصور کرے تاوقتیکہ اس کی تردید نہو - یا اس کا ثبوت طلب کرے" -

اسکے بعد دفعات ۸۹ و ۱۱۴ ہیں - ۱۱۴ میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ

"کسی ایسے واقعہ کا وجود عدالت قیاس کرسکیگی جو اس کی دانست میں غالباً وقوع میں آیا ہو" -

اسکی مثالیں قانون شہادت میں اس طرح دیگئی ہیں - " یہ کہ عدالتی اور دفتری کارروائی حسب ضابطہ عمل میں آئی ہے" - ایک اور مثال یہ بتلائی گئی ہے " یہ کہ جو شہادت پیش ہوسکتی تھی اگر پیش نہیں کی گئی اگر وہ پیش کی جاتی تو اس شخص کے مضر ہوتی جس نے اسے باز رکھا ہے" ایک اور مثال یہ کہ " جو شخص کسی سوال کا جواب دینے سے انکار کرے جسکے جواب دینے پر وہ قانوناً مجبور نہیں کیا جاسکتا اس کا جواب اگر وہ دیتا تو اس کے مضر ہوتا" -

ایسے واقعات جنہیں عقل سلیم جھٹلا نہ سکے ۔ ایسی صورتوں میں قیاسات قائم ہوسکتے ھیں ۔ لیکن یہاں اس طرح کی ترمیم لائی جا کر اصول قانون کی مٹی پلید کرنے کی کوشش کی جارھی ھے ۔ اس میں ایسی چیزیں رکھی گئی ھیں جو اصول قانون کے خلاف ھیں ۔ تحقیقات طلب اور غیر ثابت امور کے سلسلے میں عدالت بھی قیاس قائم نہیں کرسکتی ۔ اس قانون کے ذریعہ عدالت کو مجبور کیا جارھا ھے کہ اس طرح کا قیاس لازماً قائم کیا جائے ۔ یہ اصول قانون کے مغائر ھے ۔

معزز منسٹر صاحب متعلقہ نے وعدہ کیا تھا کہ آبکاری کا قانون نہایت واضح اور خوبصورت پیش کیا جائیگا ۔ کیا یہی وہ دلفریب ۔ خوبصورت اور واضح قانون ھے جسکا وعدہ انہوں نے ایوان کے سامنے کیا تھا ۔ کیا یہی وہ قانون ھے جس سے ملک کے مسائل حل کئے جائینگے ۔ کیا اسی قانون سے ہماری قومی دولت میں اضافہ کرنے کے بارے میں سوچ رہے ھیں ۔ اس دفعہ کی روسے عدالتوں کا وقت ضائع کرنے کی بجائے بہتر یہ ہوگا کہ سب اسپکٹرس کو اختیارات دے دئے جائیں ۔ بس اوسکو یہ اختیار دے دیجئے کہ جہاں اسکو قیاس ھوا کہ جرم کا ارتکاب کیا گیا ھے تو چھ مہینے کے لئے قید میں بھیجدے ۔ ایسے اختیارات بھی سب انسپکٹر کو دیدیجئے کیونکہ عدالتوں کا وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ ۔ عہدہ داران آبکاری بجن دورہ بھی خلاف ورزیوں کا انسداد کرلینگے ۔ جہاں انہیں قیاس ھوا پکڑے اور جیل میں بھیجدئے ۔ لیکن اصول قانون اگر آپکے پیش نظر ھے یا نصفت و انصاف کے طریقے آپکو عزیز ھیں تو قانون شہادت کے اصولوں کے مد نظر ترمیم لانی چاھئے ۔ قانون شہادت کے نظریہ و اصول کو پیش نظر رکھنا ضروری ھے ۔ اس لحاظ سے دفعہ ۳۸ میں جو ترمیم لائی گئی ھے میں اوسکی مخالفت کرتے ہوئے معزز منسٹر صاحب سے درخواست کرونگا کہ وہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس ترمیم پر دوبارہ غور کریں اور سابقہ دفعہ کو باقی رکھیں ۔ اس سے آپکا مقصد بھی پورا ھو جائیگا ۔ عدالتوں کو جو اختیارات دئے گئے ھیں اصول قانون کے پیش نظر دئے گئے ھیں ۔ اسلئے اس پر زیادہ اصرار مناسب نہیں ھے ۔ اگر اس پر اصرار کیا جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی قانونی اصرار ھوسکتا ھے ۔ البتہ اگر یہ خیال ھے کہ کہیں میری ترمیم گر نہ جائے تو اور بات ھے ۔ لیکن اسکا نتیجہ یہ ھوگا کہ جب یہ قانون عدالت میں جائیگا تو وھاں اسکی ھنسی اڑائی جائیگی اسلئے زیادہ بہتر یہ ھوگا کہ اس پر اسی وقت کافی غور کرلیا جائے ورنہ عدالتوں میں اس ایوان کا پوزیشن (Position) متاثر ھوگا ۔ اس ایوان کے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے بھی یہ ضروری ھے کہ اس مسئلہ پر کافی سنجیدگی سے یہاں غور کیا جائے ۔ ان نقاط نظر سے میں سمجھتا ھوں کہ آنریبل منسٹر انچارج اپنی ترمیم کو واپس لینگے اور سابقہ دفعہ کو برقرار رکھینگے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ معزز ممبر قانون شہادت پر استدلال کرینگے اگر یہ معلوم ھوتا تو میں بھی اس سے متعلق مداد لاتا ۔ تاھم میں سمجھتا ھوں کہ اپنے حافظہ سے انکے ان خیالات کی تردید کرسکتا ھوں ۔

اسکے بعد بھی اگر انکو اصرار ہو تو بعد میں میں متعلقہ قانون پیش کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ اس میں ایسے اشکال بتائے گئے ہیں جو معمولی طریقے کے خلاف ہیں ۔ یعنی شراب و سیندھی کا رکھنا ۔ خاص طور پر اس کے لئے اجازت کی ضرورت ہے ۔ کسی کے پاس شراب لانے کے لئے لائیسنس نہیں ہے تو سرکار یہ قیاس کریگی کہ وہ خلاف قانون لا رہا ہے کیونکہ معمولا وہ اشیاء اس طریقے پر نہیں لائے جاسکتے ۔ ایسی صورت میں اوس سے سوال کیا جاسکتا ہے کہ تم کہاں سے لا رہے ہو وہ ایسے اسباب نہ بتائے جن سے اوس کے مجرم نہونے کا پتہ چلتا ہوتو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اسکے مجرم ہونے کا قیاس کیا جائیگا تاوقتیکہ وہ اسکے خلاف ثابت نہ کرے ۔ مثلا اگر وہ یہ کہدے کہ میں نے شراب نہیں لایا ہے گو یہ میرا گھر ہے ۔ کل رات میرے ایک عزیز میرے پاس مہمان آئے تھے شائد وہ لاکر رکھدئے ہیں وغیرہ اور وہ ان واقعات کو ثابت کردے تو اس کے متعلق بےگناہی کا قیاس کیا جائیگا لیکن جب تک وہ ان باتوں کو ثابت نہ کرے اسکے متعلق یہی قیاس ہوگا کہ خود اوس نے ارتکاب جرم کیا ہے ۔ قانون شہادت میں دو قسم کا قیاس بتایا گیا ہے ایک تو قیاس لازمی اور دوسرے قیاس اختیاری ۔ مثال کے طور پر ایک حکم عدالت سے جاری ہوتا ہے اس پر عدالت کی مہر اور حاکم مجاز کی دستخط موجود ہے تو ایسے حکم کے متعلق جب تک کہ اسکو جعلی ثابت نہ کیا جائے یہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ اصلی ہے ۔ بجائے اسکے کوئی بے ضابطہ نقل لے لیجائے اس پر مہر موجود نہو اور کسی سررشتہ دار وغیرہ کے دستخط نہوں تو اسکے متعلق یہ قیاس کیا جاسکیگا کہ شاید یہ جعلی ہو تاوقتیکہ اسکو نقل مصدقہ ثابت نہ کیا جائے ۔ تو مطلب یہ ہوا کہ جبتک معمولا جس طرح کام انجام پاتے ہیں اوس طرح انجام نہ پائیں تو قیاس یہی قائم ہوگا کہ وہ کام ٹھیک طور پر انجام نہیں پایا ہے ۔ جن قیاسات کا آپ نے حوالہ دیا ہے ان ہی کے تحت یہ دفعہ ہے کہ سرقہ کی صورت میں زمانہ قریب میں مال مسروقہ پایا جائے تو یہ قیاس کیا جائیگا کہ مال کو مسروقہ جان کر رکھا ہے یا وہ خود سارق ہے ۔ فرض کیجئے کہ ایک زیور کا سرقہ ہوا اور وہ سدی عنبر بازار میں فروخت کردیا گیا جہاں زیورات کی خریدوفروخت کا کاروبار ہوتا ہے ۔ زید نے جا کر وہ زیور خرید لیا ۔ پولیس کو اطلاع ملی پولیس نے زید کو گرفتار کیا اور مال برآمد کیا ۔ پولیس اسکو عدالت میں پیش کریگی ۔ جبتک وہ عدالت میں یہ ثابت نہ کرے کہ اوس نے جائز طور پر صرافہ بازار سے اس مال کو خریدا ہے اور اسکے علم میں یہ نہ تھا کہ یہ مال مسروقہ ہے اوس وقت تک اوسکے خلاف قیاس قائم کیا جانا واجبی ہے ۔ جب وہ ثابت کردے کہ وہ خود چور نہیں ہے اور اوس نے یہ چوری کا مال سمجھتے ہوئے نہیں خریدا ہے چنانچہ واجبی قیمت میں علی الاعلان خریدا اور علی الاعلان اسکو اپنے پاس رکھا ہے تو پھر اسکے مفید قیاس قائم ہوگا ۔ اسی اصول کے تحت یہ دفعہ رکھا گیا ہے ۔ میں ایک اور مثال سے اسکو واضح کرونگا کہ ایک تار اجرائی کے لئے تار آفس میں دیا جاتا ہے ۔ جہاں سے وہ عموماً اجراء ہوتا ہے اور مقام مقصود پر پہنچتا ہے (وہاں اسکا نہ پہنچنا بھی ممکن ہے)

چنانچہ میں دھلی میں جب " ایم - پی " تھا تو میں دھلی سے آتے وقت موٹر روانہ کرنے کے لئے تار دیا - وہ تار بروقت پہنچنا تو ایک طرف اوس کا پتہ ھی نہیں چلا ہے - لیکن قانون شہادت میں یہ ہے کہ جو کاروبار معمولاً انجام پاتے ھیں اسکے متعلق یہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ بر وقت انجام پائے ھیں - یہ ممکن ہے کہ ایک مرتبہ بروقت انجام نہ پایا ھو - اس طرح معمولی طریقے پر لائیسنس لینے یا راھداری کے بغیر جن چیزوں کی حمل و نقل جائز نہیں ہے انکی حمل و نقل بلا لائیسنس و راھداری کی جائے تو قانون شہادت کی روسے یہ قیاس قائم کرنے کی وجہ کافی ہے کہ یہ حمل و نقل ناجائز طور پر کی جا رھی ہے اور اس طرح ارتکاب جرم کیا جا رھا ہے - خلاف قانون جرائم کا ارتکاب ھو رھا ہے - اب یہ اوس شخص کا کام ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ میں جرم کا ارتکاب نہیں کر رھا ھوں بلکہ جائز طور پر منتقل کر رھا ھوں میرے پاس لائیسنس ہے وغیرہ وغیرہ - جیسا کہ گذشتہ مرتبہ ایک آنریبل ممبر نے منسٹر صاحب کی مثال دی تھی اور یہ کہا تھا کہ اگر کوئی ملاقاتی منسٹر صاحب کو راستے میں مل جائے اور وہ موٹر روک کر انہیں بٹھالیں اور اسکی جیب میں شراب کی ایک بوتل ھو اور وہ اترتے وقت بوتل چھوڑ کر چلا جائے تو کیا ایسی صورت میں پولیس منسٹر صاحب کو گرفتار کریگی ؟ کیوں نہیں - منسٹر پر برابر الزام عائد ھوگا کہ وہ خلاف ورزی کے مرتکب ھوئے جب تک کہ اسکے خلاف ثابت نہ کیا جائے - وہ واقعات بتاسکتے ھیں کہ دیکھو میں ایک دوسرے شخص کو اپنی موٹر میں بٹھایا تھا وہ فلاں شخص ہے - اوس نے یہ شیشہ چھوڑ کر گیا جسکا علم نہ تھا - جب تک یہ چیز وہ ثابت نہ کریں یقیناً انکے خلاف قیاس قائم کیا جائیگا - ان توضیحات کے بعد میں سمجھتا ھوں کہ آنریبل ممبر نے جو ترمیم لائی ہے اسکو وہ واپس لے لینگے - قانون شہادت کی روسے بار ثبوت اوس شخص پر عائد ھوتا ہے جسکے علم میں وہ واقعہ ہے - اب یہ چیز کہ جائز طریقے پر اوس نے رکھا ہے یا ناجائز طریقے پر رکھا ہے ظاھر ہے کہ اوسی کے علم میں ہے اسلئے اسکو ثابت کرنا پڑیگا کہ اوس نے جائز طریقے پر اسکو اپنے قبضہ میں رکھا ہے یا جائز طریقے پر منتقل کر رھا ہے - اسلئے یہ دفعہ رکھا گیا ہے کہ ثابت کرنے کا تعلق علم سے ہے یعنی وہ جانکر لایا ہے یا نہ جانکر لایا ہے اسکا علم تو خود اسکو ھوگا عہدہ دار آبکاری کو تو نہیں ھوسکتا اسلئے بار ثبوت اس پر رکھا گیا ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ اوس نے خلاف ورزی نہیں کی بلکہ اوس کا عمل جائز رھا ہے اوسکے دلائل اور واقعات یہ ھیں وہ بتاسکتا ہے - عہدہ دار آبکاری تو ان واقعات سے لا علم رھتا ہے وہ کسطرح اسکو ثابت کریگا - اوس نے تو قیاس لازمی قائم کیا ہے اسکا بار ثبوت قانون شہادت کے اصول کے لحاظ سے بھی خلاف ورزی کرنے والے پر ہے کہ وہ اس قیاس کے خلاف ثابت کرے - یہ بھی کہا گیا کہ یہ نیا دفعہ ہے - یہ نیا دفعہ نہیں ہے بلکہ پہلے کے قانون میں ہے اوسکے الفاظ کچھ بے ترتیب سے تھے وہ ٹھیک کئے گئے - دفعہ ۳۸ کے الفاظ یہ ھیں کہ - " جس شخص کے قبضہ میں کوئی ایسی شئے پائی جائے جو کسی جرم متذکرہ دفعہ ۳۱

سے تعلق رکھتی ہوتو وہ حسب دفعہ مذکور مجرم تصور کیا جائیگا تا وقتیکہ یہ ثابت کرے کہ وہ شئے بطور جائز اسکے قبضہ میں ہے ،، ۔

۲ ۔ اگر کسی اجازت یافتہ کا ملازم یا کوئی ایسا شخص جو اسکی طرف سے کام کرتا ہو اثناء کاروبار میں اسکے فائدہ کی غرض سے کوئی ایسا فعل کرے جو ازروئے قانون ھذا جرم کی حدتک پہنچتا ہوتو یہ قیاس کیا جائیگا کہ شخص اول الذکر کے علم اور اسکی رضامندی سے وہ فعل کیا گیا اور اس قیاس کی تردید اسکے ذمہ ہوگی ،، ۔

اس سے آپکو معلوم ہوگا کہ قیاس کے قائم کرنے کے لئے ہم نے کوئی جدید دفعہ نہیں بنائی ہے بلکہ ہم نے صرف وضاحت کی ہے تا کہ مرتکبین جرم کو مغالطہ نہ رہے اور اسکو شہادت کے پیش کرنے میں کسی قسم کی سراسیمگی نہ ہو ۔ اس میں ایک حدتک ملزمین کا ہی فائدہ ہے پہلے کی دفعہ سے نقصان کا اندیشہ تھا ۔ اسکے برخلاف اگر آپکی ترمیم منظور کرلیجائے تو اس سے خلاف ورزی کرنے والوں کو نقصان پہنچتا ہے اس وضاحت کے بعد میں معزز سمبر سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنی ترمیم واپس لینگے اور میری پیش کی ہوئی مرسمہ دفعہ کو منظور کرینگے ۔

Mr. Deputy Speaker: The question is:

" That Clause 35 stand part of the Bill."

The Motion was adopted.

Clause 35 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker: As there are no amendments to Clauses 36, 37 and 38, I shall put them to vote.

The question is :

" That clauses 36, 37, and 38 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 36, 37 and 38 were added to the Bill.

Clause 39

Shri K. Venkatrama Rao: Sir I beg to move :

" (*a*) That in line 5 of section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, between the words 'person' and 'who' the following be inserted, namely–

'subject to provisions of section 14 of the Act' "

I don't want to move amendment (*b*).

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

" (*a*) That in line 5 of section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, between the words 'person' and 'who' the following be inserted, namely—

'subject to provisions of section 14 of the Act' "

Shri M. Buchiah: Sir, I beg to move:

" (*a*) That at the end of proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, the following words be added, namely—

'prior to the leasing of the business'

(*b*) That at the end of proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, the following be added, namely—

'(*c*) the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business' "

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

" (*a*) That at the end of the proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by clause 39 of the Bill, the following words be added, namely—

'prior to the leasing of the business'

(*b*) That at the end of proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill the following be added, namely—

'(*c*) the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business' "

*شری کے - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - اس بل کو جسقدر بھی کم مضرت رساں کرنے کےلئے اور اوسکے مضر اثرات کو منیائز (Minimise) کرنے کے لئے شائد یہ آخری امنڈمنٹ ہے جو ہم پیش کر رہے ہیں - آنریبل منسٹر نے یہ فرمایا کہ اگر ہم سزاؤں کو کڑی سے کڑی تر بنادینگے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کوئی مستاجر معاملہ نہیں لیگا - اگر معاملہ نہ لیا جائیگا تو آنریبل منسٹر کا جو معروف اور مخصوص نعرہ" ٹری ٹودی ٹیاپر "کا ہے وہ خود بہ خود عمل میں آجائیگا - انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ہماری حکومت کی مختلف خصوصیات ہیں اس وجہ سے ہم اس قسم کے

قانون لا رہے ہیں اور جو بھی دوسری ترمیات آرہی ہیں ان کو رجکٹ (reject) کر رہے ہیں چاہے وہ ریزن ایبل (Reasonable) ہوں یا نہ ہوں ۔ آپ کا پورا قانون دیکھنے سے واضح ہوگا کہ آپ کس کا دم بھر رہے ہیں اور کام کس کا نکال رہے ہیں ۔ دم بھر رہے ہیں غریبوں کا اور کام نکال رہے ہیں امیروں کا ۔ اس کی جیتی جاگتی تصویر دفعہ (۴۳) ہے ۔ آپ نے اس دفعہ میں ایسا پروویژن (Provision) رکھا ہے ۔ جسکے تحت کوئی مستاجر اپنے ذیلی مستاجرین یا قابضین معاملہ سے جو رقومات واجب الادا ہیں اندرون ایک سال کلکٹر کے ذریعہ وصول کرائے گا ۔ جس طرح زرمالگزاری وصول کی جاتی ہے اسی طرح یہ بقایا جات بھی وصول کئے جائنگے ۔ البتہ اسکے بعد کے پراویژو میں آپ نے اتنی مہربانی کی کہ رٹن اگریمنٹ (Written agreement) کی شرط رکھی ہے ۔ اگر رٹن اگریمنٹ کلکٹر کے سامنے ثابت ہو تو رقم وصول کرنے میں ہم مدد کرینگے ۔ اسکے قبل دفعہ (۷) میں یہ الفاظ رکھے گئے ہیں ۔

ایک طرف یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم اگر کڑی سے کڑی سزائیں رکھینگے تو بڑے بڑے مستاجر گھبرا جائینگے ۔ اور دوسری طرف مستاجروں کو سہولتوں پر سہولتیں پہنچانے کی سونچی جاتی ہے تو دفعہ (۴۳) کس پر احسان کرنے کے لئے ہے ۔ دفعہ (۶) کے تحت ٹرانسپورٹ لیسنس کا اختیار مستاجر کو دے رہے ہیں یہ کس پر احسان کیا جارہا ہے ۔ دفعہ (۷) کے تحت جو شخص مستاجر کو ادائی کے لئے ذمہ دار ہے وہ ذمہ داری خود لیتے ہوئے آپ خود رقم وصول کرینگے ۔ یہ احسان کس کے لئے کر رہے ہیں ۔ غرض یہ کہ پورا قانون بڑے بڑے مستاجرین اور سوناپلسٹوں کی تائید میں ہے اور غریب اور مزدوروں کے لئے مضر اور زہر ہے ۔ اس وجہ سے میں اس میں ''سبجکٹ ٹو سکشن ۱۴'' (Subject to section 14) یعنی دفعہ (۱۴) کے احکام کے تابع رکھا ہوں ۔ اگر دفعہ (۱۴) کی تعمیل ہو رہی ہے تو اس شخص پر ذمہ داری ہوسکتی ہے ۔ ورنہ اس دفعہ کے تحت جو احکام ہیں اونکی تعمیل نہ ہوسکے گی ۔ چاہے منسٹر صاحب امنڈمنٹ قبول کریں یا نہ کریں ۔ آپ بڑی ہمدردی کے ساتھ بڑے بڑے مستاجرین کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن کسی نہ کسی طرح دفعہ (۱۴) آڑے آئیگا ۔ اس سلسلہ میں اس سے قبل ھائی کورٹ کے نظائر بھی ہیں ۔ اور وہ خود جانتے ہیں ۔ اس میں شکمیدار اور پارٹنر کا فرق پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ کسی طرح سے لاگو نہیں ہوسکتا ۔ جب کوئی معاملہ کوئی مستاجر کلال کو دیتا ہے یا کوئی شخص اسکو اکوپائی (Occupy) کرتا ہے تو وہ بھی پارٹنر کی تعریف میں داخل ہو جاتا ہے ۔ لیکن یہاں پارٹنر کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے کلکٹر سے لائیسنس لینا ہوتا ہے ۔ تاوقتیکہ وہ لائسنس نہ لے پارٹنر کی حیثیت سے کام نہیں کرسکتا ۔ پارٹنر کا بھی کام نہیں ہوتا کہ اپنا منافع وصول کرے اور گھر بیٹھے کھائے ۔ اسکو بھی کبھی کبھی معاملہ انجام دینا پڑتا ہے ۔ اس طرح کلال بھی جو ذیلی مستاجر کی حیثیت رکھتا ہے پارٹنر کی تعریف میں داخل ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ ڈیفنیشن (Definition)

میں پارٹنر کی تعریف نہیں کی گئی ہے - لیکن یہاں پارٹنر کی بات آگئی ہے - اس وجہ سے اس چیز کو میں منسٹر صاحب کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ جو امنڈمنٹ لائے ہیں وہ اپنے مستاجرین کو فائدہ پہنچانے کے لئے لائے ہیں - اسکے ساتھ ساتھ اس قانون کے تحت معاهده ہوگا - اسلئے میں سبجکٹ ٹو سکشن (۱۴) کے الفاظ لایا ہوں - آنریبل منسٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ معاهدات کالعدم یا کسی چیز کے کرنے کے سلسلہ میں معاوضہ لیا جاسکتا ہے - لیکن آنریبل منسٹر ہرجہ اور واجب الادا رقم کے مابین فرق کرنے میں فیل ہوچکے ہیں - مکرر رقم وصول کرنا اور چیز ہے اور معاوضہ پانا اور چیز ہے - ہرجہ جو واجب الادا ہو اوس میں اور رقم معاوضہ میں فرق ہے - اس لئے کہ معاهده کالعدم کے تحت کوئی شخص معاوضہ پا سکتا ہے ہرجہ پا سکتا ہے لیکن واجب الادا رقم نہیں پاسکتا - آپ کے پورے قانون کو دیکھنے سے یہ واضح ہوگا کہ بیچارے جاگیردار تو ختم ہوگئے لیکن یہ نئے جاگیردار مستاجرین کی صورت میں پیدا کئے جارہے ہیں - جس طرح ایک و نیم آنہ کے ذریعہ جاگیرداروں کے لئے رعایا سے رقم وصول کی جاتی ہے وہی اصول آپ یہاں بھی اختیار کر رہے ہیں - اور وہ بطور زر مالگزاری رقم وصول کرینگے - اور برتن وغیرہ ہراج کرکے رقم حاصل کرینگے اگر نہ دئے تو ایک مہینے کی قید میں بھیجینگے - یہ احسان آپ کس پر کر رہے ہیں - آپ دم تو مستاجرین کا بھرتے ہیں لیکن لپ سمپتھی (Lip Sympathy) غریبوں کے ساتھ کرتے ہیں - اس کا مقصد یہی معلوم ہو رہا ہے کہ اگر کوئی ذیلی مستاجر مستاجر کو رقم ادا نہ کرے تو آپ جوتے مارکر وصول کرینگے - میں اسی وجہ سے اس کی مخالفت کر رہا ہوں - منسٹر صاحب نے فرمایا کہ حالات میں جو تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اوسکا مقابلہ کرنے کے لئے ہم یہ قانون بنا رہے ہیں - میں عرض کرونگا کہ قانون آنے کے بعد ایسی چیزیں اور بڑھ جائینگی - جس مرض کا آپ علاج کرنا چاہتے ہیں وہ اور بڑھ جائیگا - کیونکہ مرض میں جسقدر شدت پیدا کی جاسکتی ہے وہ آپ کر رہے ہیں - آپ موجودہ حالات پر کسی اور نقطۂ نظر سے غور کر رہے ہیں اور ہم کسی اور نقطۂ نظر سے غور کر رہے ہیں - ہم اون لوگوں کے نقطۂ نظر سے غور کررہے ہیں جو محنت کرتے ہیں اور آپ کا خزانہ بھرتے ہیں -

ایک آنریبل ممبر - آپ سے مراد -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - آپ سے مراد حکومت ہے - لیکن حکومت ان لوگوں کے نقطۂ نظر سے غور کر رہی ہے جو بیچ کے دلال ہیں جو ادھر مزدوروں کو ڈوباتے ہیں اور اودھر حکومت کو ڈوباتے ہیں - اس طرح ان دونوں کو ڈوبانے والے مستاجرین کی تائید میں آپ قانون لا رہے ہیں - اس لئے یہ قانون آج کے تقاضوں کو پورا کرنے والا نہیں - حکومت جو پرانی چال چلر ہی ہے اس کو بدلنے کی ضرورت ہے - لیکن حکومت " گھوڑا جل گیا طویلہ گر گیا یار نہ چھوڑے اپنی چال " کے مطابق عمل کر رہی ہے -

* **شری ایم - بچیا** - میں جو ترمیم دفعہ (۴۳) میں پیش کیا ہوں وہ پراویژو (بی) ایڈ (Add) کرنے کے لئے ہے - اور وہ یہ ہے -

" (b) Such person has occupied the business on the basis of a written agreement between him and the lessee and such agreement is produced and proved to have been attested in the prescribed manner before the Collector or such other officer as may be authorised by Government in this behalf."

اس میں یہ شرط نہیں بتائی گئی ہے کہ رٹن اگریمنٹ (Written Agreement) جو مستاجر اور ذیلی مستاجر کے بیچ میں ہوگا وہ معاملہ پند و باٹ کرنے کے پہلے داخل کرنا پڑیگا یا سال کے آخر میں جب بقایا وصول کرنے کی ضرورت پڑیگی یہ اگریمنٹ پیش کرنا پڑیگا ۔ اسمیں چونکہ یہ نہیں بتایا گیا تھا اسلئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے ۔

* شری ۔ ایم بچیا ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ اس ترمیم میں یہ نہیں بتلایا گیا کہ اگریمنٹ جو مستاجر اور ذیلی مستاجر یا تراشنےوالے کے درمیان ہوتا ہے معاملہ پنڈوباٹ ہونے سے پہلے داخل کرنا پڑیگا یا آخر سال میں جبکہ بقایا وصول کرتے وقت پیش کرنا پڑیگا اسلئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ (Prior to leasing of business) اس کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ معاملہ پندوباٹ کرتے ہیں اور جو منافعہ معاملہ پر لینا چاہتے ہیں اسپر گورنمنٹ قابض رہ سکتی ہے ۔ اس ترمیم کا دوسرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ مستاجر اپنے ذیلی مستاجر یا تراشنے والے یا اکوپائر (Occupier) سے جو معاملہ کرتا ہے اس پر ۱۰ فیصد سے زاید منافع نہ لینا چاہئے ۔ منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ قید خلاف دستور ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ یہ کیسے خلاف دستور ہے کیونکہ جب ہم کنزیومر گڈس (Consumer goods) پر کنٹرول کرتے ہیں تو ہم ایک مقررہ مارجن (Margin) فکس کرتے ہیں کہ اس سے زائد پرافٹ نہونا چاہئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ اسپر کنٹرول کرسکتی ہے اور یہ خلاف دستور نہیں ہے ۔

" The lessee has payed all the amounts due from the Govt."

دوسری چیز اسی پراویزو میں یہ بتلائی گئی ہے کہ "

جب آپ ذیلی مستاجر یا ٹیاپر سے بقایا وصول کرنا چاہتے ہیں تو اسکو ریونیو ایریرس (Revenue arrears) کے طور پر وصول کرنا چاہتے ہیں ۔ تب اسکے معنے یہ ہونگے کہ مستاجر اتنا بقایا پہلے سے کرے ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ذیلی مستاجر جب پوری رقم ادا کرچکتا ہے تو اسکو قانون کے تابع کیسے لایا جاسکتا ہے ۔ اسلئے یہ ایک کانفلکٹنگ کلاز (Conflicting clause) ہے ۔ اگر ذیلی مستاجر رقم بقایا ہوتو اسکے خلاف سیول کورٹ میں مقدمہ دائر کیا جاسکتا ہے ۔ سیول کنٹراکٹرس کو بھی کورٹ میں جانے کا موقع ہے اسلئے گورنمنٹ ذیلی مستاجر کے تعلق سے کورٹ میں کیسے جاسکتی ہے ۔ اگر گورنمنٹ کے تمام

ڈپارٹمنٹس اپنے مقدمات سیول کورٹس میں لے جائیں تو مجھے ڈر ھے کہ ان کے لئے کوئی چیز باقی نہیں رھےگی - آخر میں میں اپیل کرتا ہوں کہ میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ھے اسکو بخوشی منظور کرلیا جائے اس نقطہ نظر سے کہ تراشنے والے اور خریدنے والے کو جنکی معاشی حالت خراب ھے پروٹکشن ملے -

شری کے - رام ریڈی - مسٹر اسپیکرسر - جنرل ڈسکشن کے سلسلہ میں میں نے عرض کیا تھا کہ آبکاری امنڈمنٹس کے دو تین مقاصد ھیں - آنریبل منسٹر ان کو جس شکل میں رکھنا چاھتے ھیں وہ یہ ھے - ایک تو یہ کہ کلالوں سے مستاجروں کو کسطرح فائدہ پہنچے - اور دوسرے یہ کہ پٹہ داروں کو کسطرح فائدہ پہنچے - دفعہ ۴۳ میں امنڈمنٹ کا سوائے اسکے کوئی اور مقصد نہیں ھے - صرف الفاظ کا ھیر پھیر ھے مجھے آنریبل ممبروں سے یہ کہنا ھے کہ آج کی حکومت ایک عوامی حکومت ہونے کے باوجود اسبات پر تلی ہوئی ھے کہ ھر معاملہ میں پولیس کے ایک جوان کو پیچھے رکھکر کاروبار کرے یا ھماری کانسٹیٹیوشنل لائف (Constitutional life) کو برقرار رکھتے ہوئے لیگل جورسڈکشن (Legal jurisdiction) دینا چاھتی ھے - آنریبل منسٹر انچارج نے اس بل میں امنڈمنٹس لائے ھیں اور جو آنریبل ممبرس ٹریژری بنچس پر بیٹھے ھیں کسی چیز پر غور کئے بغیر انکی تائید کرنا چاھے - تو میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس سے ھماری فنکشنگ (Functioning) بے معنے ھو جاتی ھے - دفعہ ۷ کے تعلق سے میں نے پہلے دن ھی عرض کیا ھے اور جیسا کہ منسٹر صاحب نے فرمایا کہ لوگ بے ایمان ھوگئے ھیں تو میں یہ پوچھنا چاھتا ہوں کہ کون بے ایمان ھوگیا ھے آیا وہ مستاجر جو معاملہ کرتا ھے - دلالی کرتا ھے وہ ھے یا غریب کلال جو مستاجر کو برابر روپیہ دیتا ھے لیکن مستاجر سرکاری رقم بقایا رکھتا ھے - آنریبل منسٹر صاحب فرما رھے تھے کہ یہ میرا خود تجربہ ھے - شائد انہیں ان ھی مستاجروں اور دیشمکھوں کا تجربہ ھوگا جنکے بنگلوں میں آنریبل منسٹر رھے ھونگے - لیکن آپ نے یہ نہیں سمجھا کہ آج عوام اور غریب عوام کی حکومت ھے تو ان کے لئے کوئی پراویژن ایسا بنایا جائے جس سے انکی حالت سدھرے - انہیں تقاوی دینے یا قرضہ دینے کے لئے کوئی گنجائش نہیں پیدا کی گئی - اسکے برعکس مستاجر جو انکے پالتو (متبنے) لڑکے ھیں انکی سہولت کے لئے یہ پراویژن بڑھایا گیا ھے - آنریبل منسٹر جب نلگنڈہ کے دورہ پر تھے اس وقت میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا کہ جو سرکاری رقم بقایا ھے کم ازکم وہ وصول کرلینگے لیکن ایک مہینہ دو مہینہ کے بعد اب یہ فکر ھوگئی ھے کہ مستاجر کے پیسے کیسے ملینگے - اسلئے جائداد کو قرق کراکے پیسے وصول کرنے کا پراویژن یہاں رکھا گیا ھے - آنریبل ممبران کو یہ معلوم ھوگا کہ جب کوئی معاملہ آبکاری ھراج ھوتا ھے تو اسکے چند شرائط ھوتے ھیں اسکے باوجود آج مزید قیود عائد کرکے اور مزید پیچیدگیوں کو بڑھا کر یہ کوشش کی جا رھی ھے - اس سے پہلے میں نے یہ عرض کیا ھے کہ مستاجر کی جائداد کو ھراج کرنا ھوتا ھے

تو وہ ھراج نہیں کی جاتی کیونکہ وہ منسٹر صاحب کے پاس کہاں کہاں سے سفارش لاتا ھے ۔ یہ ان ھی کا کوئی نہ کوئی عزیز ہوگا لیکن غریب کلال کا کون ہوتا ھے جو اسکی سفارش کرے یا اثر ڈالے ۔ اسلئے وہ اپنے گھر کی ھنڈیاں تک بیچکر سب انسپکٹر آبکاری کو پیسہ ادا کرتا ھے ۔ منسٹر صاحب کہتے ھیں کہ حکومت کو پیسہ بھی مل رھا ھے اور کلال بھی خوش ھیں ۔ اور کہا جاتا ھے کہ آج کانگریس حکومت ھی یہ کرسکتی ھے اور وہ کرسکتی ھے ۔ وھی نیک ھے اور وھی سچی بنجاتی ھے ۔ لیکن یہ نہیں سوچا جاتا کہ بیچ میں جو دلال ھے اسکو دبایا جائے ۔ اسکو ختم کیا جائے ۔

اس سے پہلے ٹری ٹودی ٹیاپر کا نعرہ لگایا گیا ۔ اسکے تعلق سے کہا گیا کہ ہم نے اسکی کوشش کی لیکن کیا کریں کہ بعض سیاسی اختلافات رکھنے والے ھمیں کامیاب نہیں ہونے دیتے ۔ اور یہ کہا گیا ھے کہ اسکی وجہ سے اڈمنسٹریشن چلانا مشکل ہوجائیگا ۔ دفعہ ۳۴ اور ۷ کی وجہ سے ھر طرح کی مشکلیں پیش آرھی ھیں جسکی وجہ سے اڈ منسٹریشن میں مشکلات پیدا ہو رھی ھیں اگر اسکی بجائے ٹری ٹودی ٹیاپر کی اسکیم پر عمل کیا جاتا تو اس سے ذمہ داری بھی زیادہ نہ بڑھنے پاتی اور یہ کلال کے لئے فائدہ کا باعث ہوتی ۔ خصوصاً جہاں تک اگریمنٹ کا تعلق ھے اسکی کوئی بنیاد ھی نہیں ھے ۔ اگر کوئی معاملہ تین ہزار کا ہو اور اسکو چھ ہزار میں پندوباٹ کیا جائے تو اسکو روکنے کے لئے کوئی پراویژن ھی نہیں ھے اسکو ریزنیبل (Reasonable) نہیں بنایا جاسکتا ۔ یہاں مستاجر کے پیسے حکومت وصول کرکے دینے کی ذمہ داری تو لے رھی ھے لیکن اسکو زائد منافع لینے سے روکنے کے لئے کوئی پروایژن نہیں بنایا جاتا ۔ جسطرح ٹیننسی بل بنانے سے پہلے جائیداد پوری تقسیم کرلیگئی ھے اس طرح آبکاری بل بناکر مستاجر کو منصبدار بنانے کی کوشش کی جا رھی ھے میں آنریبل منسٹر انچارج سے یہ درخواست کرونگا کہ اگر حکومت کی یہی خواھش ھے اور وہ یہ سمجھتی ھے کہ ھم مستاجر کی تائید کرنے کے لئے ھی یہاں بیٹھے ھیں تو کم از کم اتنا تو کرنا ھی چاھئے کہ اسکو ۱۰ فیصد سے زائد منافع حاصل نہ کرنے دیا جائے ۔ ورنہ معاھدہ کرنے کا جہاں تک تعلق ھے مستاجر دفعہ ۳۴ کے تحت حکومت سے کہیگا کہ رقم وصول کرکے دو ۔ اس سے حکومت کو سخت نقصان پہنچیگا اور بربادی ہوگی اوسکی جو محنت کرتا ھے اور پسینہ ٹپکاتا ھے ۔ اسپر ممکن ھے کہ آنریبل منسٹر متعلقہ یہ کہیں کہ اس سے تو اصل منافع رسٹرکٹ (Restrict) ہوتا ھے ۔ ممکن ھے کہ یہ ہوگا ۔ مگر آپ کلال کے پاس کب جاتے ھیں صرف اسی وقت جبکہ مستاجر رقم بقایا رکھتا ھے ۔ اس سے پہلے آپ نہیں جاتے ۔ اسلئے لیزر اور پارٹنر سے متعلقہ ترمیم اور ۱۰ فیصد سے زائد منافع نہ لینے کے لئے جو ترمیم پیش کی گئی ھے اسکو قبول فرمایا جائے ۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

* شری عبدالرحمن ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ ھمارے قانون آبکاری کی یہ بالکل آخری ترمیم ھے جسکے بعد یہ قانون منظور ہو جائیگا ۔ دفعہ ۷ کی ترمیم کے سلسلہ میں بعض

دوستوں نے ھاوز سے باھر مجھ سے یہ پوچھا کہ اس ترمیم سے حکومت کو یہ بھی اختیار مل گیا ھے کہ جو شخص حکومت سے کوئی معاھدہ نہیں کرتا ، فریق نہیں ھوتا اسپر بھی ذمہ داری عائد کردیگئی ھے اور اس سے بھی رقم وصول کرنے کا حق حکومت کو پہنچتا ھے ۔ میں نے انکو جواب دیا کہ میں مجبور ھوں ۔ میری جماعت مجبور ھے ۔ آپ نے ھی اکثریت کے ساتھ انکو ووٹ دیا ھے اسلئے یہ قانون بنا ۔ اب جبکہ قانون بن چکا ھے تو اسکی تعمیل میرا بھی کام ھے اور آپ کا بھی ۔ ھم نے تو امنڈمنٹ پیش کرکے اپنا فریضہ ادا کیا ھے ۔ اس سلسلہ میں مختلف سوالات ھوتے رھے اور انھوں نے کہا کہ قانون آبکاری کی ترمیات غیر موزوں ھیں ۔ اس میں دو تین چیزیں بہت نمایاں ھیں ۔ ایک تو یہ ھے کہ حکومت کی آمدنی متاثر نہو بلکہ روپیہ میں پورے سولہ آنے وصول ھوں ۔ ھاں صاحب ھم بھی یہ کہتے ھیں کہ پوری رقم وصول ھونا چاھئے ورنہ حکومت کے کاروبار درھم برھم ھو جائینگے ۔ دوسری خاص چیز جو پورے قانون میں نظر آئی وہ یہ ھے کہ مستاجر کی ایجنسی اور دلالی کا حق حکومت اپنے ھاتھ میں لے رھی ھے ۔ وہ انکی ایجنٹ بن رھی ھے وہ کہہ رھے ھیں کہ تم من مانی قیمت پر تاسنے والوں اور حصہ داروں سے منافع لوھم ھیں لٹ لیکر آنے والے ۔ ھم ھیں تمارے لئے کاندھے پر بندوق رکھکر آنے والے ۔

ایسا تصور دفعہ ۳۴ میں رکھا گیا ھے ۔ دفعہ ۷ میں یہ کہتے ھیں کہ قابض کوئی ھو ھمارے پیسہ چاھئے ۔ جیسے پہلے چاؤش کہتے تھے کہ اصل نہیں تو نہیں پہلے سود دیدو ۔ اس طرح دفعہ ۷ کے ذریعہ اپنے پیسے آپ قابض معاملہ سے وصول کرلینا چاھتے ھیں ۔ اب مستاجر کی ایجنسی یا دلالی کا معاملہ بھی ۳۴ سے پورا ھو رھا ھے ۔ ھم منسٹر صاحب سے یہ امید کررھے تھے کہ وہ بلاک مارکٹنگ کو ختم کردینگے ۔ اور بڑے مستاجر جو استحصال کرتے ھیں اسکو ختم کردینگے ۔ لیکن آپ تو بلاک مارکٹنگ کی پیٹ ٹھونک رھے ھیں ۔ انہیں آپ کہتے ھیں کہ کسی طرح ایک سو کا معاملہ بھی کسی کو ۵۰ میں دیدو تمہارے لئے ھم تیار ھیں ۔ دفعہ ۳۴ لا کر آبکاری کے عہدہ داروں کو یہ پاور دیتے ھیں کہ شکمیدار یا جو کوئی چھوٹا مستاجر ھو اس کا گھر لوٹ کر لا کر بنکٹ لال بدروکا ۔ رنگا ریڈی ۔ ڈی ۔ ڈی اٹالیہ وغیرہ ان لوگوں کے گھر بھر دیں اور ھوسکے تو آپ اس کام کے دو تین جیپ بھی فراھم کردینگے ۔ دفعہ ۳۴ کے ذریعہ آپ قومی آمدنی کو بھی متاثر کررھے ھیں ۔ اگر کسی بڑے مستاجر کو چھوٹے مستاجر سے کوئی رقم وصول شدنی تھی تو وہ عدالت جاتا تھا ۔ وھاں رسوم وصول کیا جاتا تھا ۔ لیکن آپ اس سے ھمیں محروم کرکے اپنے لاڈلے پیاروں کی خاطر یہ دفعہ ۳۴ لارھے ھیں ۔ دفعہ ۳۴ آخر الوداعی دفعہ ھے ۔ میں منسٹر صاحب سے امید کرتا ھوں کہ وہ حالات کو ملحوظ رکھتے ھوئے پیش کی ھوئی ترمیم کو قبول کرینگے ۔ اور اس طرح عوام کی آواز کو سنینگے ۔ ورنہ وہ عوام کے سامنے ذمہ دار رھینگے ۔

[Mr. Speaker in the Chair.]

شری کے - اننت ریڈی - (بالکنڈہ) اس ترمیمی قانون کے دفعہ ۳۴ کا میں نے بغور مطالعہ کیا - یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ آیا اسکا کوئی جواز یا ویالڈیٹی (Validity) ہے یا نہیں - اور یہ بھی کہ یہ سکشن کہانتک قابل قبول ہے - قانونی - واقعاتی اور ریزن - ان تینوں کو ملاکر اگر اسپر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسکے ذریعہ حکومت چاہتی ہے کہ بڑے بڑے مستاجروں کی تائید کی جائے - سکشن ۲ اسلئے لایا گیا کہ اگر حکومت کو کوئی بقایا کسی خلاف ورزی یا محصول کی بابتہ وصول طلب ہوتو وہ اس شخص سے وصول کیا جائیگا جو معاملہ پر قابض ہے - یا ان اشخاص سے وصول کیا جائیگا جو اس سے مستفید ہوتے ہوں - سکشن (۱۴) کے لحاظ سے یہ کیا گیا کہ اگر کوئی پارٹنر ہوتو اس پارٹنر شپ کی اطلاع کلکٹر کو کی جائے اور وہ سرٹیفائی (Certify) کرنے کے بعد وہ باضابطہ لسی (lessee) بنیگا - ان دونوں سکشنس کو (۳۴) کے ساتھ لنک (link) کرنے کی کوشش کی گئی ہے - میں نے فسٹ ریڈنگ کے موقع پر آنریبل منسٹر سے یہ سننے کی بغور کوشش کی کہ وہ سکشن ۳۴ کے جواز میں کیا دلائل پیش کرتے ہیں - انہوں نے کہا کہ اگر ہم مستاجر کی مدد نہ کرکے اسکو ذیلی مستاجرین سے پیسہ نہ دلائیں تو وہ سرکاری رقم داخل نہ کرسکیگا اور اسطرح سرکار کا نقصان ہوگا - انہوں نے اسکی تائید میں بھی کہا کہ سابقہ قانون میں اس دفعہ ۳۴ کو اسی اصول پر رکھا گیا تھا - میں نے اسکو پڑھنے کی کوشش کی - اور یہ دیکھا کہ اسکے پیچھے کیا اسپرٹ ہے - پہلے کے سکشن ۳۴ میں بجا طور پر یہ اختیار کلکٹر کو دیا گیا ہے کہ تعہدار کو ذیلی مستاجر سے کوئی بقایا وصول طلب ہو تو مثل بقایا مالگزاری وصول کرسکتا ہے - اس سکشن میں اس جزو کو لاتے ہوئے جو پراویزو رکھا گیا ہے اس پرانی اسپرٹ کو ختم کرتا ہے - دفعہ ۳۴ در اصل اس مقصد کے لئے ہے کہ اگر سرکار میں مستاجر بقایا دار ہوتو تعہدار یا مستاجر ذیلی مستاجر سے کلکٹر یا تعلقدار وصول کریگا - لیکن جب وہ پوری رقم داخل کردے جیسا کہ اس میں شرط رکھی گئی ہے تو ایسی صورت میں اسکی اویالڈیٹی کا سوال پیدا ہوتا ہے - میں اسکے جواز کو چیالنج کرتا ہوں - یہ تو مستاجر اور ذیلی مستاجر کا خانگی معاملہ ہے - آپ یہ شرط بھی لگاتے ہیں کہ اس معاملت کو کلکٹر کے پاس درج رجسٹر کرائیں - اس کا اثر بھی اس وقت تک ہوگا جبتک کہ سرکار کو کوئی رقم معاملہ باقی ہو - اسکے بعد کوئی وجہ نہیں پائی جاتی - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کا مقصد بڑے بڑے مستاجروں کو فائدہ پہونچانا ہے - ایسا نہونا چاہئے - اس طرح حکومت سیول کورٹ کے رائیٹس اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے - اس سے آئندہ کامپیٹنسی (Competency) اور جورسڈکشن (Jurisdiction) کے مسائل پیدا ہونگے -

میں یہ عرض کرونگا کہ ان تمام چیزوں پر سوچکر اس دفعہ کو منظور کیا جائے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - اسپیکرسر - دفعہ ۳۴ کے بارےمیں ۵ ترمیات پیش کی گئی ھیں - اولا میں یہ بتلانا چاھتا ھوں کہ ترمیات پیش کرنے والے معزز اراکین کسی قدر مغالطہ میں ھیں - دفعہ ۳۴ کے پہلے دو حصے تھے - ایک ضمن یہ تھا کہ

" محصول آبکاری - رقم تعہد یا اور رقم جو سرکارعالی کو واجب الوصول ھو ذمہ دار اصلی یا اسکے ضامن سے یا بصورت متذکرہ دفعہ ۷ وہ رقم تعہد دار قاصر کو واجب الوصول ھو اس کے شکمیداروں یا ما تحت کے دکان داروں سے مثل بقایا مالگزاری وصول کی جاسکے گی " -

دوسرا ضمن یہ ھے -

"تعہد دار اپنے شکمیداروں سے رقم واجب الادا اندرون ایک سال مثل بقایا زر مالگزاری بہ توسط تعلقدار وصول کراسکے گا " -

اگر مستاجر کو آمدنی سے محروم کیا جا رھا ھوتو ایسی صورت میں ضمن (۲) ھے- ضمن (۲) کو دفعہ (۳۴) بنا دیا گیا - جس میں یہ بتلایا گیا ھے کہ "تعہدار نے وہ جملہ رقومات ادا کردئے ھوں جو سرکارعالی کو اس سے واجب الوصول ھوں " - اسکے دو اغراض ھیں ایک تو یہ کہ جب معاملہ عدالت میں جاتا ھے تو عدالت اخراجات عدالتی رسوم طلبانہ لیتی ھے - جو شخص دوسرے کے لئے کام کرتا ھے اسکو معاوضہ ادا کرنا پڑتا ھے - عدالت جب بقایا دلاتی ھے تو اپنا خرچہ بھی دیتی ھے - میں سمجھتا ھوں یہ تعہدار کے لئے بھی مفید ھے اور باقیدار پر کوئی ذمہ داری اضافہ نہیں کی گئی ھے - جو رقم مستاجر کو واجب الادا ھو وہ ادا کی جائیگی - اس سے عدالت دیوانی میں جانے کی مستاجر کو ضرورت نہیں پڑتی اور عدالت میں معاملہ جائے تو معہ خرچہ ڈگری ھوتا ھے - اگر کلکٹر کے پاس جائے تو قابض معاملہ پر خرچہ کا بار نہیں پڑیگا - میں نہیں سمجھتا کہ اس سے اسکو کوئی نقصان پہنچیگا -

اس دفعہ میں " بہ تابع دفعہ ۴۰ " کے الفاظ اضافہ کرنے کے بارے میں ترمیم آئی ھے - ضمن (ب) یہ ھے کہ

" ایسے شخص نے کاروبار پر قبضہ اپنے اور تعہددار کے مابین تحریری اقرار نامہ کی بناء پر حاصل کیا ھو اور ایسا اقرار نامہ کلکٹر یا ایسےدیگر عہد دار کے روبرو جسے سرکارعالی نے اسبارے میں مجاز کیا ھو پیش اور ثابت کیا جائے کہ اس کی تصدیق مقررہ طریقہ کے بموجب ھوئی ھے " -

کوئی شخص قابض معاملہ سے رقم وصول کرنے کی درخواست کرتا ھے تو ھم پہلے یہ اطمینان کرلینگے کہ جس تاریخ میں قابض معاملہ کو معاملہ دیا گیا آیا وہ تحریراً دیا گیا یا نہیں - اور اس تحریر کی اس تاریخ پر عہدہ دار مجاز نے تصدیق کی ھے یا نہیں - کیونکہ ایسا نہو کہ من بعد فرضی معاملہ بنا لیا گیا ھو مصدقہ معاملہ ھونے کی صورت

میں مقدمہ عدالت دیوانی جانے کی مشکل سے بچنے کے لئے یہ رکھا گیا ہے ۔ دفعہ ۲۱ حصہ داروں سےمتعلق ہے ۔ یہ ذیلی قابضین سے متعلق ہے۔ اگر حصہ دار منظورہ ہے تو مثل مستاجر کے راست اس سے رقم حاصل کی جاسکتی ہے ۔ وہاں شکمیدار کا مسئلہ متعلق نہیں ہوتا ۔ اگر وہ منظورہ نہو تو مثل راھرو کے ہے ۔

اس واسطے رقم اداکرنے کے بعد جو مدت دیگئی ہے وہ بھی قولداروں کے فائدہ کے لئے ہے اسلئے تحت دفعہ ۲۱ الفاظ کے اضافہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ چنانچہ ضمن ب میں کافی احتیاط برتی گئی ہے ۔ دوسرے یہ کہ ''کسٹمر'' (Customer) گاھک کے الفاظ اضافہ کرنے کی تجویز ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم محض مذاق کے لئے لائی گئی ہے ۔ میں قابض معاملہ سے رقم کے وصول کرنے کا انتظام کررھا ہوں اور آپ یہ کہتے ھیں کہ سیندھی پینے والوں سے رقم وصول کی جائے یہ عجیب سی بات ہوگی ۔ میرا تو خیال یہی قائم ہو رہا ہے کہ یہ ترمیم محض مذاق کی خاطر پیش کی گئی ہے جو لائق حذف ہے ۔ اسکے بعد ضمن الف کو خارج کرنے کی ایک ترمیم ہے ۔ ترمیم پیش کرنے والے صاحب کا کیا منشا ہے میں نہ سمجھ سکا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی ایک مذاق کے لئے پیش کی گئی ہے ۔ آپ شکمیدار سے رقم وصول کرنے کی خواھش کرتے ھیں اور یہ کہتے ھیں کہ وہ سرکار کا باقیدار نہ رھنا چاھئے ۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ تعہد لینے سے پہلے اسپر رقم کیسے باقی رھسکتی ہے ۔

دوسری ترمیم یہ ہے کہ قولداروں کو مستاجر ۱۰ فیصد سے زائد اضافہ پر قول نہ دے ۔ اچھا ۱۰ فیصد نہیں ۱۰ فیصد رکھ لیا جائے ۔ ۱۰ فیصد نہیں پانچ فیصد رکھا جائے ۔ پانچ فیصد نہیں ایک فیصد بھی اگر ملجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ مستاجر معاملہ دینے کے لئے آمادہ ھوجائیگا کیونکہ اگر اسکو ایک فیصد بھی گھر بیٹھے منافع ملجائے تو کیا برا ہے ۔ یہ ۱۰ فیصد ۔ ۱۰ فیصد اضافہ دیکر لینا تو لینے والے کی مرضی پر منحصر ہے ۔ اوس پر کون جبر کیا ہے کہ وہ اضافہ دیکر لے ۔ آخر وہ ۱۰ فیصد منافع کیوں دیتا ہے ۔ مستاجر (۱۰۰) روپیہ کی بولی بولتا ہے تو اسکو حق حاصل ہے کہ (۱۰۱) کی بولی لگائے ۔ نہ صرف یہ بلکہ یہ چیز دستور کے بھی خلاف ھوگی ۔ کیونکہ حقوق سے استفادہ کا اختیار ھر ایک کو مساوی طور پر حاصل ہے۔ اور ایسی ترمیم کی جائے تو اوس اختیار میں مداخلت ھوگی ۔ اسلئے میں کھونگا کہ دستور کے تحت بھی یہ تحدید عائد نہیں کی جاسکتی اور عقلا بھی ایسی پابندی عائد نہیں کی جاسکتی ۔ ھراج میں لینے کے لئے کوئی امتناع جب نہیں ہے تو کیوں ھراج میں آکر سب کے ساتھ بولی بول کر اپنے واجبی حق کا استعمال نہیں کیا جاتا ۔ ان حالات میں میں معزز ممبر سے اپیل کرونگا کہ وہ ان ترمیمات سے دست بردار ہوں اور موجودہ دفعہ جوترمیم کی شکل میں لائی گئی ہے اسکو بجنسہ قائم رکھا جائے ۔

بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ ترمیمات غریب لوگوں کو برباد کرنے کے لئے لائے جاتے ھیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایسا قیاس کیوں قائم کیا جاتا ہے ۔ کیا غریبوں کی

مدد کا ٹھیکہ صرف اپوزیشن کے ممبران نے لیا ہے - کیا ہم غریبوں کی مدد کا خیال
لیکر یہاں نہیں آئے ہیں - یہ ایسی باتیں ہیں کہ اگر نلگنڈے کے کسی دیہاتی سے
کہیں تو حقیقت معلوم ہوسکتی ہے - یہاں آنریبل ممبرس کے سامنے اس قسم کی باتیں
میں کہونگا تو شائد کچھ بھلی معلوم نہیں ہوتیں اور وہ اس کا اثر بھی نہیں لینگے - میں
پھر آپ صاحبین سے اپیل کرونگا کہ اپنی ترمیمات واپس لیں اور میرے پیش کئے ہوئے مرسمہ
دفعہ کو منظور کریں -

Mr. Speaker : I shall now put the amendments to vote. Does Shri K. Venkatrama Rao want his amendment to be put to vote?

Shri K. Venkatrama Rao : Yes, Sir.

Mr. Speaker : The question is :

" That in line 5 of section 43 of the Act proposed to be substituted by clause 39 of the Bill, between the words 'person' and 'who' the following, namely

'subject to provisions of section 14 of the Act' be inserted."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

(*a*) " That at the end of the proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, the following words, namely——

'prior to the leasing of the business' be added."

(*b*) " At the end of proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, the following, namely

'(*c*) the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business be added. "

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That Clause 39 stand part of the Bill. "

The motion was adopted.

Clause 39 was added to the Bill.

Mr. Speaker: The question is :

" That Clause 40 stand part of the Bill "

The motion was adopted.

Clause 40 was added to the Bill.

Mr. Speaker: The question is :

" That Short title, Commencement and Preamble stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Short title, Commencement and Preamble were added to the Bill.

Shri K. V. Ranga Reddy: Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

" That L.A.Bill No. XIX of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Abkari Act (No. I of 1316 F.), be read a third time and passed. "

Mr. Speaker: The question is :

" That L. A.Bill No. XIX of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Abkari Act (No.1 of 1316 F.), be read a third time and passed."

The motion was adopted.

Announcement by the Speaker re : the decisions of the Business Advisory Committee

Mr. Speaker: Before we take up the next item on the Agenda, I have to inform the House that the Business Advisory Committee met just now and has decided that the non-official day should be postponed from 29th instant to 30th instant Tomorrow, we shall take up the second reading of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953 as reported by the Select Committee, and the non-official resolutions will be taken up on the 30th instant

اسکے بعد کی تاریخ میں اگریکلچرل ڈیٹرس رلیف بل (Agricultural Debtors
Relief Bill) لیا جائیگا ۔ امنڈمنٹس کے لئے ۵ ۔ اکتوبر کی تاریخ آخری ہوگی۔
۱۲ بجے تک امنڈمنٹس آجانے چاھئیں ۔ ۳۰ تاریخ تک ٹیننسی بل پر ڈسکشن ختم ہوگا۔
اسکے بعد دوسرے آئیٹمس لئے جائینگے ۔

Business of the House

Shri M. Buchiah : Mr. Speaker, Sir, 120 members of this House have submitted to you a memorandum requesting that 1st October, 1953 be declared holiday in connection with the inauguration of the Andhra State. May I know what has happened to it ?

Mr, Speaker : I read that memorandum, unless it is declared a general holiday, I would like the House to meet and work.

شری وی ۔ ڈی ۔ دشپانڈے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ جب کہ ھاؤز کی اکثریت نے آپ سے درخواست کی ھے کہ پہلی اکتوبر کو تعطیل دیجائے تو میں سمجھتا ھوں کہ ھاؤز کی اکثریت کی یہ خواھش پوری ھونی چاھئیے اور پہلی اکتوبر کو ھاؤز کا کاروبار بند رھنا چاھئیے تاکہ جو لوگ کرنول جانا چاھتے ھیں وہ سہولت سے جاسکیں ۔ جہاں تک مجھے معلوم ھے اکثر لوگ جانا چاھتےھیں ۔ اوس روز اگر تعطیل رھے تو لوگوں کو سہولت ھوگی ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اوس روز کے لئے گورنمنٹ نے کوئی تعطیل کا اعلان نہیں کیا ھے ۔ اس لئے میں ھاؤز کا کاروبار بند نہیں رکھ سکتا ۔ پھر بھی میں دیکھونگا ۔ اگر کل تک کوئی موشن اسبارے میں آئے تو میں غور کرونگا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ جی ھاں ۔ میں اس کے لئے کل موشن لاؤنگا ۔

Consideration of the Report of the Select Committee on L.A. Bill No. 1 of 1953; the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953.

Mr. Speaker : We shall now take up the next item.

Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. 1 of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950 as reported by the Select Committee, be read a second time."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That L. A. Bill No. 1 of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950, as reported by the Select Committee, be read a second time."

Mr. Speaker : I would in this connection like to invite the attention of the Members to Rule 134 (3) of the Assembly Rules, which says :

" On a motion made under this Rule, the general provisions of the Bill may be discussed in the light of the Select Committee's report."

The motion referred to above is as mentioned in Rule 134 (1) of the same Rules, which says :

" After the presentation of the report of a Select Committee on a Bill, the member in charge may move····

(*a*) that the Bill as reported by the Select Committee be read a second time either at once or at some future date to be then stated,.

اسپر جو بحث ہوگی وہ اس حدتک محدود رہیگی - فرسٹ ریڈنگ کے وقت جو بحث ہوچکی ہے وہ نہ ہوسکے گی - اس سلسلہ میں کلاز بائی کلاز ڈسکشن نہیں ہوگا - البتہ سلکٹ کمیٹی کی جو رپورٹ آئی ہے اسکی حدتک ان دونوں چیزوں کو خارج کرکے بحث ہوسکے گی - اس سلسلہ میں بزنس کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ ہاؤز کل صبح ۹ بجے ملے-

We shall meet tomorrow at 9. a.m. and work till 12 noon and again in the afternoon from 3 to 7-30- p.m.

کل شام تک سیکنڈ ریڈنگ ختم کرلینگے -

Does the Leader of the House want to say anything ?

Shri B. Ramakrishna Rao : I will just say a few words, Sir.

مسٹر اسپیکر سر - سکنڈ ریڈنگ کے وقت مجھے اسلئے زیادہ تفصیل سے عرض کرنا نہیں ہے کہ فرسٹ ریڈنگ کے وقت اس بل پر تفصیل سے بحث ہوئی ہے - اس وقت جبکہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی ہے اور وہ ۱۱- سپٹمبر کو پیش کردیگئی ہے تو میں عالیجناب کی ہدایت کے مطابق صرف ان ہی پوائینٹس کی صراحت کرونگا جو سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے متعلق ہیں - آنربیل ممبرس آف دی ہاؤز کو اور عالیجناب کو سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پڑھنے کے بعد معلوم ہوگا کہ سلکٹ کمیٹی نے چند کلازس میں ترمیمات کئے ہیں - اس اہم قانون کے سلسلہ میں اہم امور جو ہوسکتے ہیں وہ یہ ہیں - ایک پالیسی (Policy) کا معاملہ - دوسرے فیملی ہولڈنگ کا معاملہ تیسرے کاشتکار جو لگان اپنے مالک کو دیتا ہے اوس کا معاملہ اور اسکے بعد قیمتوں کا معاملہ یعنی پروٹکٹڈ ٹینٹ کو جو خریدنے کا حق دیا گیا ہے

سے کتنی رقم ادا کرنی چاهیئے - اسکے بعد ریزمشن فار پرسنل کاشتکاری (Resumption for personal cultivation یعنی ذاتی کاشت کے اغراض کے لئے) مالک اراضی کن شرائط کے تحت کتنی زمین لے سکتا ھے - یه کوئسچن زیادہ اھم ھے - اسکے بعد سکشن (٥٣) بھی زیادہ اھم ھے - جس میں دو قسم کی چیزیں رکھی گئی ھیں - یعنی ایک تو سیلنگ مقرر کردیجائے که اس سے بڑھ کر جتنی زمین مالک اراضی کے پاس ھوگی اوسے گورنمنٹ اپنے مینیجمنٹ میں لے لیگی اور به ادائی معاوضه اسکو دوسرے طریقه پر زمین کا بندوبات کرکے اسائن (Assign) کرے گی - ایک اور چیز ھے - اس بل کے تحت مختلف مدارج پر کارروائیوں کی جانچ کرنے کے لئے مرافعه اور نگرانی کے اختیارات کن کو حاصل ھونے چاهئیں - ان باتوں پر سلکٹ کمیٹی نے غور کرکے ترمیمات کیں - بل کے اندر جو بقیه امور ھیں ان میں سلکٹ کمیٹی نے کوئی ترمیم نہیں کی - میں مختصراً پائنٹ بائی پائینٹ عرض کرونگا که کس امر کے بارے میں کیا ترمیم کی گئی ھے - جہاں تک پالیسی (Policy) کا تعلق ھے جو چیز اوریجنل بل (Original Bill) میں رکھی گئی تھی اس میں کوئی تبدیلی نہیں ھوئی - فیملی ھولڈنگ جو اس قانون کا ایک بہت اھم جزو ھے اوس میں تھوڑی سی ترمیمات سلکٹ کمیٹی نے کی ھیں - اوریجنل بل میں فیملی ھولڈنگ کا جو تصور تھا یعنی (٨٠٠) کی نٹ انکم (Net income) اوسکو اصل بل میں قائم رکھا گیا ھے اور اسی نقطۂ نظر سے اوسکو دیکھا گیا ھے - البته یه اعتراضات آئے تھے که یه چیز ڈیفینیٹ (Definite) نہیں ھے - اوریجنل بل میں (٨٠٠) نٹ انکم کا معیار قائم رکھتے ھوئے تفصیلات ورک آوٹ کرنے کی ذمهداری لینڈ کمیشن پر ڈالی گئی تھی - اسکے بارے میں یه اعتراض ھوا که لینڈ کمیشن کو بہت کام دیا جا رھا ھے جسکی وجه سے کام میں طوالت ھوگی - اور اسکے علاوہ بل میں کوئی ڈیفینیٹ انڈیکیشن (Definite Indication) نہیں دیا گیا که (٨٠٠) نٹ انکم کے لئے کتنی زمین چھوڑی جائیگی - اس لئے لینڈ کمیشن کا اختیار بہت وسیع ھو جائیگا اور فیملی ھولڈنگ ممکن ھے زیادہ ھو جائے یا کم ھو جائے - اس لئے یه کہا گیا که جو اسٹانڈرڈ (٨٠٠) نٹ انکم کا بتایا گیا ھے اسکو ڈیفینیٹ بتا کر زیادہ انڈیکیشن لینڈ کمیشن کو دینا چاهیئے تاکه اوسکے اختیارات محدود ھو جائیں اور کام بھی کم ھو جائے - اس نقطۂ نظر سے سلکٹ کمیٹی نے کلاز (٤) کی جانچ کی - اوریجنل بل میں کاسٹ آف کاشتکاری (Cost of Cultivation) کو منہا کرتے ھوئے (٨٠٠) کی نٹ انکم کا تعین کرنے کے لئے یه امر ایک پرووِیژن کے تحت لینڈ کمیشن پر چھوڑا گیا تھا - لینڈ کمیشن سے کہا گیا تھا که ھر ایریا کے لئے فیملی ھولڈنگ فکس کرتے وقت کاسٹ آف کاشتکاری کے بارے میں انوسٹیگیشن (Investigation) کیا جائے - چنانچه سلکٹ کمیٹی میں یه تجویز پیش ھوئی که جہاں یه چیز لینڈ کمیشن پر چھوڑی گئی ھے وھاں یه کیوں نہیں ھوسکتا که کاسٹ آف کاشتکاری کے بارے میں کتنا منہا کرنا چاهیئے اسکا

ڈیفینیٹ انڈیکیشن (Definite Indication) دیدیا جائے ۔ اس سلسلہ میں میں عرض کرونگا کہ سلکٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ اور سفارشات پیش کرنے سے قبل (۵۰) سٹنگس (Sittings) کئے ۔ اور کوئی (۴۰) سے زائد لوگوں کے بیانات لئے گئے ۔ ان بیانات کی روشنی میں سلکٹ کمیٹی نے محسوس کیا کہ جہاں لینڈلارڈس نے کاسٹ آف کلٹیویشن (۷۰) (۷۵) پرسنٹ بتایا تھا وھاں کچھ لوگوں نے (۳۵) (۴۰) پرسنٹ بتایا تھا ۔ گواھوں کے کانسنس آف اوپینین (Consensus of opinion) اور ممبروں کے تجربہ سے یہ مناسب معلوم ھوا کہ (۵۰) پرسنٹ کاسٹ آف کلٹیویشن رکھا جائے ۔ لینڈ کمیشن پر اس چیز کو نہ چھوڑ کر (۵۰) پرسنٹ کاسٹ آف کلٹیویشن کو منہا کرنے کے متعلق ایک ڈیفینیٹ ترمیم کی گئی ۔ دوسری ترمیم یہ کی گئی کہ (۸۰۰) سو روپیہ کی جو نٹ انکم معین کی جاتی ھے وہ اتنی ڈیفینیٹ ھے کہ سو ایکر بھی بیسس (Basis) ھوسکتے ھیں دو سو ایکر بھی ھوسکتے ھیں ۔ اس سلسلہ میں لینڈ کمیشن کو اختیارات تھے کہ وہ انوسٹیگیشن کر کے اس کا تعین کرے ۔ لیکن یہ بہت وسیع اختیارات تھے اس لئے یہ غور کیا گیا کہ اس ایکٹ میں مینیمم اور میگزیمم ۔ اپر اور لوور کی لمٹ ایکریج میں یا لینڈ ریوینیو پر پرووائڈ کرنی چاھیئے ۔ ان دونوں چیزوں پر غور کیا گیا کہ لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کی بناء پر یعنی اتنے روپیہ کی مالگزاری والی زمین کو فیملی ھولڈنگ مقرر کرنا چاھیئے یا ایکریج کی بیسس پر یعنی خشکی زمین ھوتو اتنی مینیمم ھولڈنگ ھونی چاھیئے ۔ چلکہ لینڈ ھوتو اتنی اور بلاک کاٹن یا ویٹ لینڈ ھوتو اتنی مینیمم اور اتنی میگزیمم ھولڈنگ ھونی چاھیئے ۔ اور اس کے لئے ترمیمات بھی پیش کی گئیں ۔ اوریجنل بل کے وقت پر بھی اور اسکے بعد سلکٹ کمیٹی میں بھی اسپر خوب چرچا کی گئی کہ اگر لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کے بیسس پر کوئی انڈیکیشن دیا جائے تو وہ ملک کے حالات کے مطابق ھوگا یا نہ ھوگا ۔ گو گورنمنٹ کے پاس کوئی ایسا قابل اطمینان ڈیٹا (Data) یا اسٹیٹسکس (Statistics) موجود نہیں ھیں جن کی بناء پر یہ ڈیفینیٹلی طے کیا جاسکے کہ ایکریج کے بیسس پر ھونا چاھیئے یا لینڈ ریوینیو بیسس پر ھونا چاھیئے ۔ پھر بھی جو گواھان سلکٹ کمیٹی کے سامنے پیش ھوئے اور جو بیانات ریوینیو اور سٹلمنٹ آفیسرس (Settlement Officers) کے لئے گئے اور جو تختہ جات وغیرہ سلکٹ کمیٹی نے دیکھے اونکی بناء پر سلکٹ کمیٹی نے محسوس کیا کہ لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کے ٹرمس میں انڈیکیٹ کرنا زیادہ خطرناک ھوگا ۔ ایکریج میں انڈیکیٹ کرنا اوتنا خطرناک نہیں ھوگا ۔ قریب قریب تخمینہ تک تو ھم نہیں پہنچ سکتے لیکن اپرا کسیمیٹلی (Approximately) جتنا کرکٹ ھوسکے اوتنا کرکٹ انڈیکیشن ھم دے سکتے ھیں بشرطیکہ ھم ایکریج کے ٹرمس میں اسکو انڈیکیٹ کریں ۔ اسی وجہ سے سلکٹ کمیٹی نے ایکریج کے ٹرمس میں انڈیکیٹ کرنے کو لیسر ایول (Lesser evil) کی حیثیت میں قبول کیا ۔ اس سلسلہ میں بعض تجاویز بھی پیش کئے گئے لیکن ان تمام حالات پر غور کرتے ھوئے اور اس امر پر غور کرتے ھوئے

کہ حیدرآباد اسٹیٹ میں مختلف اضلاع میں سائل (Soil) کی مختلف حیثیت ھے اور پروڈکٹیویٹی (Productivity) میں بھی فرق ھے اسکے علاوہ جانوروں کے لئے بھی کچھ زمین چھوڑنا پڑتا ھے ان چیزوں کو نظر میں رکھتے ہوئے فرسٹ کلاس چلکہ لینڈ کے لئے (۳۰ تا ۴۸) ایکر - بلاک کاٹن سائل کے لئے ۱۶ تا ۲۰ ایکر، ویٹ لینڈس کے لئے ۴ تا ۶ ایکر وغیرہ کا تعین کیا گیا - اس کے ساتھ ساتھ یہ چیز پہلے بھی رکھی گئی اور اب بھی رکھی گئی ھے کہ (۸۰۰) کی نٹ انکم کے لئے جو مین اسٹانڈرڈ (Main standard) رکھا گیا اگر اس سے کم ھوتا ھو یا زیادہ ھوتا ھو تو ایسی فیملی ھولڈنگ کو گورنمنٹ بدل بھی سکتی ھے - فیملی ھولڈنگ کے بارے میں سلکٹ کمیٹی کی یہ نہایت اھم ترمیم ھے - میں اس نوبت پر جو کریٹسیزم (Criticism) ھوا اوس کا جواب دینا نہیں چاھتا - جب اس پر بحث ھوگی میں اس کا جواب دے سکتا ھوں -

رینٹ کے بارے میں ویٹ لینڈ کے لئے اوریجنل بل میں جو فیکس کیا گیا تھا اسکو کم کیا گیا یعنی جو ملٹی پل (Multiple) ۴ - ۵ کا تھا ارریگیٹڈ بائی ویلس (Irrigated by wells) اور اریگیٹیڈ بائی ادرسورسس (Irrigated by other sources) کے لئے اسکو (۳ - ۴) کردیا گیا - گویا ایک ملٹی پل ویٹ لینڈ کے رنٹ کے سلسلہ میں کم کیا گیا - امپروسنٹ کے لئے زیادہ رنٹ دلانے کا جو پرووژن تھا وہ ان ڈیفینیٹ (Indefinite)ھونے کی وجہ سے یہ کہا گیا کہ ھر چھوٹے موٹے امپروسنٹ کے لئے رینٹ میں اضافہ نہیں دیا جاسکتا بلکہ کوئی بڑا امپروسنٹ لینڈ لارڈ نے کیا ھوتو رینٹ زیادہ دیا جاسکتا ھے - اسکے علاوہ یہ چیز اوریجنل بل میں نہیں تھی - سلکٹ کمیٹی نے اضافہ کیا کہ اکس جاگیر لینڈ (Ex-jagir land) کے دھارہ جات زیادہ ھیں اس لئے وھاں جو ملٹی پل اپلائی (Apply)کیا جائے وہ اڈجائننگ (Adjoining) دیوانی ایریاز کے مطابق ھو - گویا اکس جاگیر ایریاز کے جو ان فلیٹڈ ریٹس (Inflated rates) تھے اون کی بناء پر ملٹی پل مقرر نہیں ھوگا اسلئے اسپر یہ تحدید عائد کی گئی کہ جو بھی فیر رنٹ ھو وہ ایسا ھونا چاھیئے کہ اریگیٹیڈ لینڈس کی گزشتہ تین سال کی جو اینول پروڈیوس (Annual Produce) ھو اوسکے $\frac{1}{4}$ سے نہ بڑھے - اور خشکی زمینات میں ۱/۵ سے نہیں بڑھنا چاھیئے - سلکٹ کمیٹی کے بعض ممبروں نے اس پر زور دیا کہ گورنمنٹ ایسے ریٹس مقرر کرے تو اس میں ڈیفینٹنس (Definitness) آجاتی ھے - یہ بھی کہا گیا کہ ٹیننٹس کو کیاش (Cash) یا کائنڈ (Kind) میں پے (Pay) کرنے کی اجازت ھونی چاھیئے - پرائس کے بارے میں تین چار ایسی ترمیمات کی گئیں جن کا فائدہ کلٹیویٹرس (Cultivators) کو ملتا ھے - یہ بھی کہا گیا کہ پروٹکٹڈ ٹیننٹ کو پرائس لینڈ لارڈ کو دینا پڑتا ھے

اپنی اراضی کی قیمت کے طور پر اس کے لئے یہ جنرل پرنسپل لے ڈاون (Lay down)
کردیا گیا کہ پروٹکٹڈ ٹیننٹ کا جو انٹرسٹ اس لینڈ میں ہے یا اسکی اکوپنسی (Occupancy)
کا جو تعلق ہے اوسکے لحاظ سے (٦٠) پرسنٹ و یا لیو (Value)
اوسکے انٹرسٹ (Interest) کی ہوگی - اور صرف (٤٠) فیصد ویالیو مالک
اراضی کے انٹرسٹ کی ہوگی اسکے نتیجہ کے طور پر اور جو چینجس پروٹکٹڈ ٹیننٹس
کے فائدہ کے لئے کئے گئے اون کا بھی میں ذکر کرونگا - اس طریقہ پر جیسا کہ میں
نے عرض کیا تری زمینات کے رینٹ میں کمی کی گئی - اور اسی طرح تری زمینات کی
صورت میں بھی قیمت کا جو آفر (Offer) چاہیئے اوس میں کمی کی گئی -
یعنی ١٢ - ٨ کی بجائے ٨ - ٦ کی گئی - ایک اور چیز اقساط میں رقم لینے کے متعلق ہے -
پہلے اوریجنل بل میں پروٹکیڈ ٹیننٹس سے (١٠) اقساط میں رقم لینے کے متعلق پراویژن
تھا - اب (١٦) اقساط پروپوز (Propose) کئے گئے ہیں - انٹرسٹ کے
بارے میں سلکٹ کمیٹی نے تجویز کیا کہ جس طرح لیگل اڈوائس دیگئی ہے اسکے مدنظر
پریویلینگ بینک ریٹ (Prevailing Bank rate) یا گورنمنٹ ریٹ (Govt.
rate) کے مطابق طے ہونا چاہیئے - اس لئے اوریجنل بل میں جہاں (٣) پرسنٹ
انٹرسٹ (Interest) تھا وہاں اب لیگل اڈوائس کے تحت (٤) پرسنٹ
کیا گیا - ایک اور ترمیم یہ کی گئی کہ اریرس آف انسٹالمنٹس (Arrears of instalments)
کے سلسلہ میں اوریجنل بل میں پروٹکیڈ ٹیننٹ کے لئے یہ تھا کہ آخر کے دو تین
انسٹالمنٹس فور فیٹ (Forfeit) کریگا تو حق ملکیت اور معاملہ بیع ختم ہوگا -
اس میں یہ تحدیدات عائد کی گئی ہیں کہ ڈیفالٹڈ انسٹالمنٹس (Defaulted instalments)
کی مقدار (¼) سے زیادہ نہ ہوتو تب وہ معاملہ ختم نہیں ہوگا بلکہ جو بقایا اقساط
ہونگے وہ بطور زر مالگزاری وصول کرلئے جائینگے - یہ ترمیم بھی پروٹکٹڈ ٹیننٹ کے فائدہ
کے لئے کی گئی - اسکے بعد ریزمپشن فار پرسنل کلٹیویشن (Resumption for
Personal cultivation) کا اہم جزہے - خود اوریجنل بل میں کافی تحدیدات عائد
کی گئی تھیں تاکہ زیادہ ایوکشنس نہ ہوں - مثلاً پانچ سال کی مدت رکھی گئی تھی جو
کم تھی - پروٹکیڈ ٹیننٹ کو دفعہ (٣٨) کے تحت تین مہینے کی نوٹس دیکر پرچیز
(Purchase) کرنے کا حق دیا گیا تھا - اور مالک کو دفعہ (٤٤) کے تحت یہ حق
دیا گیا تھا کہ پانچ سال کے اندر ریزیوم (Resume) کرسکتا ہے - لیکن جس
صورت میں پروٹکیڈ ٹیننٹ خود خریدنا چاہے اور نوٹس دینا چاہے تو مالک کے لئے یہ
گنجائش رکھی گئی تھی کہ وہ (٥) سال تک اوسکو ٹالتا رہے - اس گنجائش کو نکال دیا
گیا - اور یہ بھی کیا گیا کہ اگر مالک اراضی کو پروٹیکیڈ ٹیننٹ کی جانب سے یہ نوٹس
مل جائے کہ وہ خود خریدنا چاہتا ہے تو وہ اسکو پانچ سال تک ٹال نہیں سکے گا بلکہ
جلد از جلد تصفیہ کرنا ہوگا کہ آیا وہ اسکو فروخت کریگا یا ذاتی کاشت کے لئے ریزیوم
(Resume) کریگا - اتنا ہی نہیں بلکہ اوس کا اپنے دل میں ارادہ کرنا کافی نہیں

ہوگا بلکہ یہ شرط عائد کی گئی ہے اوسکو یہ تصفیہ کرنا ہوگا آیا وہ اسکو فروخت کرنا چاہتا ہے یا نہیں - اسکے بعد مینیجمنٹ کی غرض سے ازمپشن (Assumption) کرنے کے بارے میں دفعہ (۵۳) میں جس طرح فیملی ہولڈنگ کےلئے ساڑھے چارگنا کی سیلنگ رکھی گئی ہے اوسی طرح برقرار رکھی گئی ہے کوئی ترمیم عمل میں نہیں لائی گئی - اس میں سلکٹ کمیٹی نے صرف ایک کلاز (Clause) کا اضافہ کیا - یعنی سب کلاز (جی) - اوریجنل بل میں اس کے لئے کہیں کوئی کلیر پروویژن (clear provision) نہیں بتایا گیا تھا کہ کیا گورنمنٹ سرپلس لینڈ اکوائر کرکے لنڈ لیس پیپل (Landless people) میں تقسیم کرسکتی ہے یا نہیں - کرنےکی صورت میں کیا معاوضہ دینا چاہئے-(Assumption for management) کے لئے پروویژن تھا لیکن (outright acquisition) کے لئے کوئی پروویژن نہیں تھا - اس وجہ سے سکشن ۵۳ (جی) کا اضافہ کیا گیا کہ

the Government may acquire the lands, the management of which it can assume under the provisions of section 53 C ··· as compensation."

گویا خشکی زمینات کے رینٹ کا (۲۰) گنا اور تری زمینات کے رنٹ کا (۱۲) گنا معاوضہ دیکر گورنمنٹ زمین اکوائر کرسکتی ہے - اسکی بھی صراحت کردیگئی ہے کہ گورنمنٹ اس معاوضہ کے کمپنزیشن میں بانڈز اشیو (Bond Issue) کرسکتی ہے - دوسرے اسٹیٹس میں اس سلسلہ میں پروویژن رکھا گیا ہے چنانچہ اسکی وجہ سے اسکے امپلیمنٹیشن دقت باقی نہیں رہیگی-ہر جگہ پر صرف مینیجمنٹ ازیوم (Assume) کرکے ٹیننٹس کو خرید نے کے لئے موقع دینے کی بجائے گورنمنٹ لیکر اسکو تقسیم کرسکے گی - ایسا ایک نیا پروویژن اس میں شامل کردیا گیا ہے - سلکٹ کمیٹی نے جو آخری ترمیم کی وہ مرافعہ اور نگرانی کی حدتک تھی - میری ذاتی رائے اس حدتک یہ تھی کہ اس سلسلہ میں اوریجنل بل کا جو کلاز تھا وہ اچھا تھا لیکن سلکٹ کمیٹی نے آراء کے مد نظر یہ طے کیا کہ سررشتہ مال کی پوری کارروائیوں کی جانچ کسی نہ کسی نوبت پر کسی جوڈیشل (Judicial)ٹریبونل میں یا کسی عدالت میں ہونی چاہئیے - خاص طور پر لائرس (Lawyers) نے اور جن لوگوں کا اس کے متعلق تجربہ تھا انہوں نے اس پر زور دیا کہ اسکی اپیل عدالت میں ہونی چاہئیے اور ریویژن کا جو رسڈکشن (jurisdiction) عدالت کو ہونا چاہئیے - سلکٹ کمیٹی نے مختلف تجاویز پر غورکرنے کے بعد یہ طے کیا کہ دفعہ (۱۷) کے تحت جو واجبی رینٹ فکس ہوگا یا دفعہ (۳۸) کے تحت زمین کے بارے میں جو قیمت فکس ہوگی اسکی اپیل ڈسٹرکٹ ججس کے پاس رکھی جائے -

اس قانون میں جو اصول مدون کیا گیا ہے اسکے لحاظ سے اصل اصول کی جانچ کرنے کا ڈسٹرکٹ جج کو اختیار دیا گیا ہے - وہ اپیلیٹ پور (Appelate power) کے ذریعہ

ٹریبونل کے مقرر کردہ واجبی رینٹ یا زمین کی قیمت پر مرافعہ کے احکام صادر کرسکتا ہے باقی آرڈرس کی حدتک حق نہیں دیا گیا ہے - اسکے علاوہ ہائیکورٹ کو ریویژنری جوریڈکشن (Revisionary Jurisdiction) دیا گیا ہے جیسے کہ ہائیکورٹ کو تمام اختیارات حاصل ہیں - ایک ٹورٹ (Writ) کا اختیار ہے - لیکن اسکے علاوہ نگرانی کا اختیار بھی دیا گیا ہے - اسلئے کہ جو پروسیجر سیول پروسیجر کوڈ (Civil Procedure Code) میں ہے وہی رکھا گیا ہے - ہائیکورٹ اور کسی معاملہ میں دست اندازی نہیں کریگا بلکہ میٹیریل ارریگولاریٹیز (Material irregularities) وغیرہ کی حد تک آخری درجہ ہائیکورٹ کو دیا گیا ہے - ان ہی الفاظ کا استعمال وہاں کیا گیا ہے - یہ ایک اہم ترمیم ہے باقی اور جگہ لفظی ترمیم ہے اس وجہ سے اسپر غالباً بحث نہیں کی جائیگی - سلکٹ کمیٹی نے جو ترمیمات پیش کی ہیں انکو میں نے خلاصہ کے طور پر ہاؤز کے سامنے رکھا ہے اور امید کرتا ہوں کہ ہاؤز انکو سویکار کریگا - اس مسودہ قانون کی مدت بہت ہوگئی ہے - قریب قریب سال بھر سے اسپر بحث ہو رہی ہے اگرچیکہ اسکو ہاؤز میں مارچ ۱۹۵۳ع میں پیش کیا گیا - میں ہاؤز کے آنریبل ممبران سے یہ التجا کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی قانون اور خاص طور پر اس قسم کا قانون جسکا ملک کی ۶۸ فیصد آبادی سے تعلق ہو ایک دم سے مکمل قانون نہیں ہوسکتا -

This law is not the last word on the subject.

اس میں ترمیم ہوسکتی ہے اور ہر نوبت پر ترمیم ہوسکتی ہے - لینڈ کمیشن نے اپنا کام شروع کیا تو اسکے نتیجہ کے طور پر ہم نے یہ محسوس کیا کہ جو پراویژنس رکھے گئے ہیں ان سے کوئی کمی زیادتی ہو یا کاشتکار کا نقصان ہوتا ہو تو ہم آئندہ کسی نوبت پر بھی اس میں ترمیم کرسکتے ہیں - ان تمام چیزوں کے مدنظر میں پرزور اپیل کرتا ہوں کہ سلکٹ کمیٹی نے جو ترمیمات پیش کی ہیں انکو قبول کرتے ہوئے اس قانون کو اس سشن میں پاس کردیا جائے تو ہم کام پر تو لگ جائینگے - آگے دیکھا جائیگا -

مسٹر اسپیکر - اس ڈسکشن کے سلسلہ میں دو چیزیں میں ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - جو چیزیں فرسٹ ریڈنگ کے وقت کہی جاسکتی ہیں وہ اس وقت نہیں کہی جاسکتیں - اسکے مختلف کلازس پر جو ڈسکشن ہوا ہے یا سلکٹ کمیٹی میں جو باتیں ہوئی ہیں انہیں بھی اس نوبت پر یہاں ظاہر نہیں کیا جاسکتا - اس بارے میں میں ایک رولنگ پڑھتا ہوں -

" This clause was debated upon for a long time in the Select Committee" or "that he had agreed to such and such a thing."

اس طرح کوئی بات نہ کہی جائے -

شری بی- رام کشن راؤ - میں نے توکوئی سکریٹ ڈس کلوز (Disclose) نہیں کیا ہے -

مسٹر اسپیکر - اگر ایسا هوتا تو میں آپکو اسی وقت روک دیتا - یہ نہ کہا جائے کہ سلکٹ کمیٹی میں فلاں چیز هوئی تھی اور فلاں چیز نہیں هوئی - اس وقت فلاں ممبر نے یہ چیز تسلیم کی تھی اور اب نہیں کر رہے هیں - میں نے ایک دو رولنگس اس بارے میں آپ کو بتلادئے هیں -

The House then adjourned till Nine of the Clock on Tuesday the 29*th September*, 1953.